إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

الحکم

دارالامان قادیان

چہ گویم باتو کز آنی چہا در قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۲۸	۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۵ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۰ھ یوم یکشنبہ	جلد ۶

فہرست مضامین

مختصر نوٹ اور نکات

اسلام کی صداقت اور سچائی پر معائنہ اور مشاہدہ کی برکت سے پہنچ جاتے ہیں اور اس کے ثبوت کے لیے ہمیں پچھلے قصوں کا حوالہ دینا نہیں پڑتا۔ جیسا کہ دوسرے مذاہب والوں کو یہ مصیبت پیش آتی ہے۔ بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہمیشہ طالبان حق کو تازہ ثبوت دکھاتی رہتی ہے اور متواتر نشانات مراتب عالیہ یقین تک پہونچاتے ہیں چنانچہ جیسا کہ ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ نے نبوت محمدیہ کے ثبوت کے لیے کسی نہ کسی کامل اور مقتدر راستباز کو بھیجتا رہا ہے آج بھی اُس نے

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو عین وقت اور خاص ضرورت کے موقعہ پر بھیجا ہے تاکہ وہ رسالت محمدیہ پر

زندہ گواہ ہو

بعض متعصب اور جاہل اصول اسلام سے ناواقف طلاق پر اعتراض کرتے ہیں اور عورتوں کو بشیر بات (ازراہ شرارت) کہکر بخیال خویش عورت کی عظمت اور عزت کو قائم کرنے لگے ہیں۔ اسلام نے جسقدر عزت اور حقوق عورت کو دیے ہیں دنیا کے کسی مذاہب نے نہیں دیے۔ اسوقت اُن حقوق اور مدارج پر کلام مدنظر نہیں صرف اس اعتراض پر مختصر جواب دینا ملحوظ ہے۔

تعجب کی بات ہے کہ انسان تعصب اور جہالت سے ایسا اندھا ہوتا ہے کہ دیکھتا ہوا نہیں دیکھتا اور سنتا ہوا نہیں سنتا۔ عام مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ اگر جسم کا کوئی حصہ سڑ گل جاوے یا کوئی ہڈی ٹوٹ جاوے اور قابل پیوند نہ ہو تو باوجودیکہ وہ جسم کا ایک حصہ ہوتا ہے لیکن دانشمند ڈاکٹر یہ تجویز کرتا ہے کہ اس حصہ جسم کو کاٹ دیا جاوے۔

عورت اور مرد کے تعلقات بھی قسم کے ہیں اور عورت مرد کیلیے ایک عضو کیطرح ہی لیکن جب بعض مفاسد اس قسم کے پیدا ہو جائیں جس سے امن۔ سکینت قلبی اور رابطہ میں فرق آجاوے اور یہ عضو (عورۃ) درد اور کرب پیدا کرے

کا حال ہے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت بہت ہی بلند تھی اس لئے قرآن شریف جیسا کلام آپ پر نازل ہوا۔ قرآن شریف مین خدا تعالیٰ کی صاف تصویر نظر آتی ہے اور اور کتابون مین دھندلی سی روشنی پڑتی ہے مسیح ہی کو دیکھلو کہ اسرائیل کی قوم ہی پیش نظر ہے مگر قران شریف کسی خاص قوم کو خطاب نہیں کرتا شروع ہی سے الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی بلند ہمت اور عام دعوت ہے کہ کہتے ہین یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا مگر انجیل مین اسرائیل ہی کا ذکر ہے۔ جو پیشگوئیان ہین وہ بھی ان ہی کے متعلق ہین۔ اسی سبب سے یہودیون کو ٹھوکر لگی اور خدا کے وعدون کے مطابق اپنی ہی قوم کو سمجھکر تمام قومون سے پہلے غلو اور غافل ہو گئے اور خدا کے وعدون کے ایفاء کی آخری منزل اسی دنیا کو خیال کر کے قیامت سے بیخبر اور بہتیرے منکر ہو گئے فرمایا ہمت بلند ہونی چاہئے چنانچہ لکھا ہے
ہمت بلند دار کہ دادار کردگار

ان باتون مین ہی اذان ہو گئی حضرۃ امام علیہ الصلوۃ والسلام نماز کے لئے اُٹھے اور بعد نماز تشریف لے گئے؀

چھوٹے چھوٹے خطبے

یاایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ

اے مومنو اللہ سے ڈرو جیسا ڈرنیکا حق ہے اور نہ مرو مگر اسصورت مین کہ تم مسلمان ہو اور سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو پکڑ لو۔

ایک وقت مین صحابہ کرام کو ان آیتون کا لطف جیسا کہ لطف کی حقیقت ہے آتا تھا وہ خوب سمجھتے تھے کہ ان پر ایسی حالت اور وقت گذرا ہے جب کہ وہ اجتماع کا نام و نشان نجانتے تھے وہ تمدن اور اس کے فوائد سے مطلق آگاہ اور آشنا نہ تھے اور نہین جانتے تھے کہ سچا اتفاق اور اس کے نتائج کو کیونکر حاصل کر سکتے ہین۔ حقیقت مین اگ کے گڑھے پر کھڑے تھے۔ ظاہری طور پر بھی نار (حرب) بھڑکتی رہتی تھی۔ ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کو اسطرح کھا جاتا تھا جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے اور حقیقی طور پر بھی وہ بت پرستی کی وجہ سے آگ مین تھے۔ جب ان کی مصیبتون اور تکلیفون کی شب تار انتہا کو پہنچ گئی اور وہ وقت قریب آ گیا کہ وہ اس آگ کے گڑھے مین گر جائین تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے رحمۃ للعالمین کو بھیجا جس نے آکر ان پر ساری آتشون کو ٹھنڈا کر دیا؀

وہ قوم جس مین انفرادی حالت اپنے انتہا کو پہونچی ہوئی تھی وہ حبل اللہ کو پکڑ کر ایسے متفق ہوئے اور ایسی اخوت ان مین قائم ہوئی کہ دنیا کو اتفاق کا سبق سکھایا اور سچی اخوت کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا اور اسی بت پرست قوم نے ابراہیم علیہ السلام کے سچے جانشین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اللہ تعالیٰ سے وہ آشتی کی کہ آخرت کی آگ ان پر حرام ہو گئی۔ غرض وہ قوم جو پہلے نفاق اور بت پرستی اور خانہ جنگیون کے امراض مین خطرناک طور پر مبتلا تھی جب اُس نے ان دکھون سے نجات پائی تو خدا تعالیٰ کی ان آیات کو جو ان کے حق مین آیات الرحمۃ تھین کس ذوق اور لطف کے ساتھ اپنی حالت مین مشاہدہ کر کے پڑھتے ہونگے۔ اسی ذوق اور لطف کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے آج خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس سلسلہ مین داخل ہونے کی ہم کو توفیق دی اور ہم پر انعام کیا ہر شخص جو اس سلسلہ مین داخل ہوتا ہے جب وہ اپنی پہلی حالت پر غور کرتا ہے کہ اس کی ایمانی حالت اور عرفانی حالت کیسی تھی تو وہ اپنی موجودہ حالت کو دیکھکر ان آیتون کو پڑھتا ہوا عجیب لطف اور ذوق حاصل کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف پر کیسا لذیذ ایمان پیدا ہوا ہے اور کیسی معرفت عطا ہوئی ہے۔ اگرچہ لوگ پہلے موحد بھی کہلاتے تھے۔ مگر اس وقت توحید کی ساری انتہا آمین اور رفع یدین تک ہی تھی اور یا بڑی بات کی تو مولوی

تثلیث کے خلاف وعظین ہین اور قبرون کو سجدہ کے متعلق بحثین ہین غرض اس قسم کی چھوٹی چھوٹی باتون تک ساری توحید محدود تھی۔ لیکن حضرۃ مسیح کو خدا کی صفات مین شریک کرنے مین کوئی عذر نہ تھا۔ اور اسکو گناہ سمجھا ہی نہ جاتا تھا۔ ایسی حالت مین ضروری تھا کہ خدا کا برگزیدہ مسیح موعود آسمان سے آسمانی حربون اور ہتیارون کو لیکر نازل ہوتا یسوع کی خدائی کے بت کو پاش پاش کرتا۔ اور فرضی اور خیالی الفاظ دینگا بنلائے ہوئے خدا کو ننگا کر کے دکھا دیتا۔ اور خدا تعالےٰ کے جلال و عظمت و جبروت کو قائم کرتا اسیطرح پر اکثر شرک اور قبر پرستی سے طبیعت مین کوئی نفرت تھی اور آزادی اور یورپ کی تقلید نے نیچریت کے مذاق کی ہوا سر مین بھر دی ہوئی تھی جس سے ایمانی حالت اس درجہ پر پہنچ گئی تھی کہ یہ مان لیا تھا کہ نہ کوئی وحی ہے نہ خدا کسی سے کلام کرتا ہے معجزات کوئی چیز نہین غرض خدا تعالےٰ ایک گول مول قریباً معطل برائے نام ہستی مانا ہوا تھا۔ گویا اُسے زمین پر کسی قسم کا تصرف و قبضہ حاصل نہین۔ سچے اور اصلی معنون مین دہریت کے ہمرنگ ایک قسم کا ایمان تھا اور جو پرانے مدرسہ کے تعلیم یافتہ تھے ان کی یہ حالت تھی کہ گویا ہزارون ہزار خدا بنا رکھے تھے اتفاق کا ان مین نام و نشان نہ تھا ایک دوسرے کی تکفیر و تفسیق پر ہر وقت آمادہ اور زبان کشا تھے۔ غرض جیسی حالت عرب کی تھی بعینہٖ اسی رنگ کی ہماری حالت تھی پس جسطرح پر صحابہ ان آیات کو پڑھکر ایک حظ اور ذوق اس سے حاصل کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک وجود کو عاشقانہ نگاہ سے دیکھتے تھے اسیطرح پر آج ہم اپنے سید و مولا محبوب امام کو جب دیکھتے ہین اور ان الفاظ پر نظر کرتے ہین جو اس کے ذریعہ ہم پر ہوئے تو بے اختیار اس پر درود پڑھنے کو جی چاہتا ہے

اللہم صل علی محمد و علی ال محمد و بارک و سلم

بعض نادان کہتے ہین کہ اسلام کو اس وقت

کسی امام کی ضرورت نہیں ہے اس مین کوئی زوال نہیں آیا مسجدین آباد ہین۔ مولوی اور صوفی لوگ بکثرت ہین۔ لیکن ان احمقون کو اتنا معلوم نہین کہ ان مسجدون مولویون اور صوفیون کی حالت اس وقت ایک عجائب گھر کی سی ہے جسمین طیور و سباع کے ڈھیر اور پنجر بھوسہ سے بھرے ہوئے ہین۔ ایک نادان بچہ انہین واقعی جاندار سمجھتا ہے۔ مگر دانشمند سمجھتا ہے کہ یہ پنجر اور بھوسہ کے سوا کچھ نہین بعینہ یہی حال ان مسجدون اور نمازیون کا ہے حقیقی ایمان ان مین پایا نہین جاتا۔ اگر سچا ایمان اور خشیت الٰہی ہو تو پھر کیا وجہ ہے کہ مسجدون سے نکلکر بھی وہی بیباکی اور رفتھ دیکھا جاتا ہے۔ ایک ڈویژنل جج کی کچہری سے نکلکر بھی دلیر ایک ہیبت ہوتی ہے مگر یہ کیا بات ہے کہ خدائے ذوالجلال کے دربار سے نکلکر بے حیائی بے باکی کرنے مین کوئی پرہیز نہین۔ اگر خدا تعالےٰ کے جلال وجبروت کا کوئی اثر دلپر ہوتا تو ایسی دلیری نہوتی کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک باغ مین کہ جہان عجیب عجیب خوشبودار پھول موجود ہین نکلے اور پھر کوئی خوشبو اپنے ساتھ نہ لائے یاد رکھو کہ نماز کام نہین دسکتی جب تک غیرت نہ ہو۔ لاکھون مسلمان ہین جو نماز پڑھتے ہین۔ مگر اللہ تعالےٰ۔ رسول کی قرآن۔ شعایر اللہ کی غیرت ان مین نہین یہ حقیقی غیرت اللہ تعالےٰ نے اس **سلسلہ احمدیہ** کو ہی عنایت کی ہے۔ اس لئے اب وہی ان آیات کا مزا لیتے ہین اور کوئی نہین جو ان سے لطف اُٹھائے۔ ہماری جانین گواہی دیتی ہین۔ کہ ہم آگ سے بچے اور متفرق و پراگندہ تھے۔ ایک سلسلہ مین مسیح موعود مین ہوکر منسلک ہوئے۔ غرض ہم پر خدا تعالےٰ کا بڑا احسان ہے۔ اس لئے میری دوستو! اس نعمت کا شکر کرو اور خدا کے حضور سجدہ کرو اور بالآخر

اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون کو خوب یاد رکھو

---

۴ اگست کی شام کو بعد نماز مغرب حضرت حجۃ اللہ حسب معمول تشریف فرما ہوئے خدام پروانہ وار ارد گرد تھے ایک نوجوان نے عرض کی کہ مین اپنا خواب بیان کرنا چاہتا ہون فرمایا کل صبحکو بیان کرو مسنون طریق یہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صبح ہی کو خواب سنا کرتے تھے ؛

اثنائے کلام مین اس امر پر تذکرہ ہوا کہ فیضی ساکن بھین نے اعجاز المسیح کا جواب لکھنا چاہا تھا جو خدا تعالےٰ کے وعدے کے موافق جو اعجاز المسیح کے ٹائیٹل پیج پر درج ہے بامراد نہ ہوسکا بلکہ اس دنیا سے اُٹھ گیا حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا کہ یہ کسقدر زبردست نشان ہے خدا کی طرف سے ہماری تصدیق اور تائید مین۔ کیونکہ قرآن شریف مین آیا ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض اب سوال یہ ہوتا ہے کہ اگر یہ سلسلہ جیسا کہ ہمارے مخالف مشہور کرتے ہین خدا تعالیٰ کی طرف سے نہین تھا تو چاہئے تھا کہ فیضی نے جو لوگون کی نفع رسانی کا کام شروع کیا تھا اس مین اس کی تائید کی جاتی لیکن اسطرح پر اس کا جوانا مرگ ہوجانا صاف ثابت کرتا ہے کہ اس سلسلہ کی مخالفت کیلئے قلم اٹھانا لوگون کی نفع رسانی کا کام نہ تھا۔ کم از کم ہمارے مخالفوں کو بھی اتنا تو تسلیم کرنا پڑیگا کہ اسکی نیت نیک نہ تھی ورنہ کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کی تائید نکی اور اس کو مہلت نہ ملی کہ اس کو تمام کر لیتا ؛

میرے اپنے الہام مین بھی یہ ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض تیس برس سے زیادہ عرصہ ہوا جب مین تپ سے سخت بیمار ہوا اسقدر شدید تپ مجھے چڑھی ہوئی تھی کہ گویا بہت سے انگارے سینے پر رکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے اس اثنائے مین مجھے الہام ہوا واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ بعض مخالف اسلام بھی لمبی عمر حاصل کرتے ہین اس کی کیا وجہ ہے؟ میرے نزدیک اس کا سبب یہ ہے کہ ان کا وجود بھی بعض رنگ مین مفید ہی ہوتا ہے دیکھو ابو جہل **بدر** کی جنگ تک زندہ رہا اصل بات یہ ہے کہ اگر مخالف اعتراض نکرتے تو قرآن شریف کے ۳۰ سپارے کہان سے آتے۔ جس کے وجود کو اللہ تعالےٰ مفید سمجھتا ہے اسے مہلت دیتا ہے ہمارے مخالف بھی جو زندہ ہین اور مخالفت کرتے ہین اُن کے وجود سے بھی یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف کے حقائق و معارف عطا کرتا ہے اب اگر مہر علی شاہ اتنا شور نہ مچاتا تو **نزول مسیح** کیسے **لکھا جاتا** ؛

اس طرح پر جو دوسرے مذاہب باقی ہین ان کے بقا کا بھی یہی باعث ہے تا کہ **اسلام کے اصولون کی خوبی اور حسن ظاہر ہو** اب دیکھو کہ نیوگ اور کفارہ کے اعتقاد والے مذہب اگر موجود نہ ہوتے **تو اسلام کی خوبیون کا امتیاز کیسے ہوتا** غرض مخالف کا وجود اگر مفید ہو تو اللہ تعالیٰ اسے مہلت دیتا ہے ؛ چونکہ حضرت کی طبیعت آج کسیقدر ناساز تھی اور گرمی بھی زیادہ تھی اس کے بعد جلد نماز عشاء ادا کر لی گئی ؛

خلافت راشدہ

جس کتاب کا اڑھائی سال سے انتظار کیا جاتا تھا اب بالکل طیار ہوکر شائع ہو گئی ہے اس کے مضامین کے متعلق ہم کو کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہین خود مصنف کا نام ہی اس کی عمدگی کی کافی دلیل ہے ؛ قیمت فی جلد علاوہ محصولڈاک عمر مع محصولڈاک وخرچ وی:

طاعون کے مقابلہ کی تیاریان

تجربہ تبلا رہا ہے کہ پنجاب کے جن جن شہرون اور علاقون مین اس نامراد بیماری نے تازہ تازہ قدم جمایا ہے وہان وہ آئندہ موسم سرما مین پوری جلادت دکھائیگی۔ ایسی سخت گرمی کے موسم مین بھی کسی نہ کسی کیس کا ہوتے رہنا اس اندیشہ کو قوی کر رہا ہے۔ گورنمنٹ کو بظاہر خاموش دیکھکر اکثر کو یہ خیال ہوگیا تھا کہ وہ انتظام کرتی کرتی تھک گئی ہے اور اب سب کچھ تقدیر پر چھوڑ بیٹھی ہے۔ لیکن ایسی پست حوصلگی اور مایوسی کی کسی نیم مہذب حکومت سے بھی توقع نہین ہوسکتی چہ جائیکہ انگلشیہ حکومت ایسی رعیت پرور اور فرزانہ حکومت کی نسبت ایسا خیال کرلیا جائے گورنمنٹ ہند کے ایک تازہ ریزولیوشن نے جو پنجاب گورنمنٹ کی تحریک پر صادر ہوا اس خیال کو باطل کرکے ثابت کردیا ہے کہ حکومت اس اہم معاملہ کیطرف سے جسکا اثر نہ صرف آبادی بلکہ ملک کی آمدنی اور فوجی طاقت پر بھی بہت برا پڑ سکتا ہے کبھی بے فکر نہین ہوسکتی اس ریزولیوشن مین پہلے تمام انسدادی تدابیر کے حسن و قبیح کی نسبت گذشتہ تجربات کا خلاصہ بتایا گیا ہے سیگریگیشن (علیحدگی) کو اب ناقابل عمل حلقہ بندی کو بیفائدہ۔ اور ڈس انفکشن کو تاوقتیکہ ادویہ نہایت تیز نہ ہون۔ جنکو دیسی سخت ناپسند کرتے ہین فضول محض بتاکر کل اعتبار ٹیکہ پر رکھا گیا ہے جس سے عوام کی بدظنی بہت کم ہوگئی ہے اور وہ اس کی سودمندی کے قائل ہوگئے ہین۔ طاعون کا بیج چودہ بڑے شہرون مین جن کی آبادی دس لاکھ کے قریب ہے اور ۲۳ اضلاع مین پڑ چکا ہے جن مین سے نو (دہلی۔ ملتان حصار۔ کانگڑہ۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ منٹگمری میانوالی۔ اور ڈیرہ غازیخان) مین کم اور باقی مین بہت موتین ہوچکی ہین شہرون کے علاوہ تیرہ اضلاع مین جن کی آبادی ایک کروڑ کے قریب ہے تقریبًا نصف آبادی یعنی ۴۵ لاکھ آدمیون کو ستمبر سے لیکر جنوری سنہ ۱۹۰۳ کے آخر تک پانچ ماہ مین ٹیکہ لگانے کی تجویز ہوئی ہے اور اقرار دیا گیا ہے کہ اس کام کے لئے زیادہ تر یورپین ڈاکٹر اور کچھ دیسی جو رتبہ مین اسسٹنٹ سرجن سے کم نہون مقرر کئے جائین ایک آدمی ایک دن مین سات سو کو ٹیکہ لگا سکتا ہے یعنی ۴۵ لاکھ کے لئے کل ۷۷ ڈاکٹر درکار ہونگے کچھ موجود ہین۔ کچھ فوج سے مستعار لئے جاوینگے اور ۳۰ ڈاکٹر ولایت سے منگوائے جاوینگے۔ کل خرچ ۹ لاکھ ۸۴ ہزار چار سو روپیہ اندازہ کیا گیا ہے۔ اس مین ۲ لاکھ روپیہ ٹیکہ کی دوائی کی قیمت اور کرایہ پر خرچ ہوگا۔ کل خرچ مین سے ۵ لاکھ ۸۴ ہزار روپیہ پنجاب گورنمنٹ دیگی اور باقی گورنمنٹ ہند۔ اعلیٰ منتظم کپتان ولکنس چیف پلیگ میڈیکل افسر پنجاب ہونگے۔ طاعون کو اگر اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اور وہ صوبہ مین ویسی ہی ہلاکت برپا کرے جسکا اندیشہ ہے تو ملک کی آبادی کی پریشانی و بربادی کے علاوہ سرکار کو بھی کچھ کم نقصان نہ پہنچے۔ زراعت کے کاروبار کا تختہ الٹ جانے سے سرکار کو قحط کے موسمون سے غالبًا زیادہ خسارہ معافی معاملہ کی صورت مین اٹھانا پڑے اور امرتسر وغیرہ ذرا ایسے اضلاع کی آبادی مین قلت ہو جانے سے فوج کے لئے سپاہیون کا ملنا بھی مشکل ہو جائے۔ انسانی ہمدردی کے مقتضیات کے ساتھ ہی ان باتون کا بھی سرکار کو کچھ کم فکر نہین۔ اور اس مین کوئی شبہ نہین کہ تمام رعایا اس کی اس ہمدردی اور مآل اندیشی کی دل سے قدر کریگی۔ اگر کوئی اعتراض ہوسکتا ہے تو صرف یہ کہ عورتون کے لئے لیڈی ڈاکٹر مقرر کرنیکو فضول بتایا گیا ہے اور وجہ یہ ظاہر کی گئی ہے کہ نوآن شہر اور گڑھ شنکر کے سید اور راجپوت باشندون سے بڑھکر کوئی جماعت پردہ کے معاملہ مین غیور نہین۔ لیکن ان کی پردہ دار مستورات نے ان لیڈی ڈاکٹرون سے جو خاص اس غرض کے لئے بھیجی گئین ٹیکہ لگوانے سے انکار کردیا اس پر انگریز ڈاکٹر بھیجا گیا تو سب عورتون نے بڑی خوشی کے ساتھ اس سے ٹیکہ لگوالیا۔ لیکن صرف دو تحصیلون کے تجربہ پر کل صوبہ کی نسبت یکسان قیاس کرلینا تجربہ سے غالبًا درست نہین پایا جائیگا اور قرین مصلحت بھی ہے کہ کم از کم ہر بڑے شہر اور ہر ضلع مین ایک ایک لیڈی ڈاکٹر کو ضرورت پر کام دینے کے لئے موجود رکھنے کا انتظام کر رکھا جائے

اٹلی

کے مشہور خوبصورت شہر وینس مین جو عروس البحر پکارا جاتا ہے ایک قدیم بلند مینار تھا وہ پچھلے ہفتہ یکبیک گر گیا ہے۔ اسے سارے شہر کی بربادی کا پیش خیمہ سمجھا گیا ہے زلزلہ کی رو اکثر سارے شہر مین پھر رہی ہے۔ سالونیکا اور بندرعباس مین سخت زلزلے آچکے ہین اور خیال ہے کہ اس کی کوئی طاقتور لہر وینس کو بھی تہ و بالا کر دے گی اس مینار کی تعمیر سنہ ۹ء مین شروع ہوکر۔ دوسو اکتیس برس بعد سنہ ۱۱۳۱ء مین ختم ہوئی تھی وہ سینٹ مارک کے گرجا کے صحن مین تھا بلند بقول بعض ۳۲۵ فیٹ اور بقول رسکن ۳۵۰ فیٹ تھا شکل مربع تھی۔ لمبیٹ ۴۲ فیٹ مربع تھا چوٹی پر ایک لالٹین اور اس پر ایک فرشتہ کی گلٹ شدہ برنجی مورت تھی بنیاد سطح آب کی نچلی تہ سے شروع کی گئی تھی اور عمارت شروع کرنے سے پہلے بنیادون مین ایک فٹ محیط کی آبنوسی چوبین پاس پاس زمین مین گاڑی گئین اس پر صنوبر کے تختے بچھائے گئے اور ان تختون پر عمارت رکھی گئی سنہ ۱۸۸۵ء مین تختون اور چوبون کی حالت دیکھنے کے لئے بنیادین کھودی گئین تو معلوم ہوا کہ وہ بالکل صحیح و سالم ہین +

تثلیث اور توحید

گذشتہ اشاعت سے آگے

یہان تک کہ اکثر گورے بھیڑیون کی طرح بیگانہ عورتون پر پڑتے اور گدھون کی طرح ہر ایک بدکاری کے مردار پر گرتے ہین اگر یہ تعلیم صحیح ہوتی تو عملی طور پر ہر طبقہ کے عیسائی پر اس کا بہت نیک اثر پڑتا مگر اس تعلیم کی تحریک سے یورپ مین فسق وفجور کی ندیان بہ گئی ہین اور ہر ایک شخص جس پہلو سے گناہ کرنے کی قدرت اپنے اندر رکھتا تھا اُسی پہلو سے اپنے گناہ کو کمال تک پہنچا دیا ہے۔ شراب خوار تمام دنیا کے شراب خوارون سے سبقت لیگئے اور قمار باز تمام دنیا کے قمار بازون سے اور بدکار مرد اور بدکار عورتین تمام دنیا کے بدکار مردون اور بدکار عورتون سے۔ پس کچھ شک نہین کہ اس تعلیم نے بدیون کے کروڑ ہا درخت یورپ مین بو دئے۔ پس جس شخص کے منہ سے یہ تعلیم نکلی ہے کیا اس نے کوئی گناہ کا کام نہیں کیا اور ابھی تک اس کو معصوم کہنا چاہئے بلکہ ان زناکارون کے گناہ سے لیکر جو یسوع کو پاک اس پر ایمان لائے ہین جن کا ذکر تہیون کے خط اول باب ۵ آیت ۱-۲-۶ اور باب ۶ آیت ۹-۱۲ مین تبصریح مندرج ہے اُن بدکار عورتون اور مردون تک جن کا گروہ کثیر حال کے زمانہ مین پیرس مین موجود ہے اور نیز لنڈن مین اور دوسرے یورپ کے حصون مین۔ سب کا مواخذہ اس معلم سے ہے جس نے ایسی باتون سے گناہ کرنے پر لوگون کو دلیر کردیا اور ابتدائے دنیا سے تمام نبیون نے بدیون کا کفارہ نیکیون کو ٹھہرایا تھا کیونکہ یہ مسئلہ تجربہ سے سچا ثابت ہوا ہے کہ روح کا نیکی کے کامون مین قوت پانا بدیون کی قوت کو کمزور کردیتا ہے مگر مسیح یہ سچا مسئلہ سکھلا نہ سکا اس لئے یہ ایسا سنگین گناہ اس سے ظہور مین آیا ہے کہ عیسائی دنیا کے تمام گناہون کا وہی جڑ ہے ✽

انجیلی عفو کی حقیقت

محقق عیسائیون نے اپنی کتابون مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اقوال پر ایک یہ بھی اعتراض کیا کہ ان کی تعلیم کہ شر کا مقابلہ نکرو اور بہرحال ایک طمانچہ کھا کر دوسری گال بھی پھیر دینی چاہئے سخت قابل اعتراض اور عصمت سے دور ہے کیونکہ یہ ایک ایسا طریق ہے کہ ظالم کے اخلاق کو بگاڑتا اور مظلوم کو ناحق جان کے خطرہ میں ڈالتا ہے اور ایسی تعلیم دینے والا درحقیقت دو گناہ کا مرتکب ہے (۱) ایک یہ کہ وہ شریرون کو بے سزا چھوڑ کر ظلم کو مدد دیتا ہے اور روا رکھتا ہے کہ ظالم زمین پر بکثرت ہوجاوین (۲) دوسرے یہ کہ وہ غریب مظلومون پر دادرسی کا دروازہ بند کرنا چاہتا ہے اور اس طرح پر ایک عمدہ صفت عدل کا دشمن بنکر زمین پر بغاوت اور مفسدہ پھیلانا چاہتا ہے کیا ایسا شخص کل دنیا کی بہتری کا خواہان ہوسکتا ہے۔ جو انسانون کے ایک شریف طبقہ کو یہ نصیحت دیتا ہے کہ گو کوئی تمہاری جان پر حملہ کرے۔ یا تمہاری عزت پر ہاتھ بازی اور دغا سے تمہارا مال لینا چاہے بہرحال نہیں چاہئے کہ وہ حملہ ہونے دو اور مقابلہ نکرو ظاہر ہے کہ ایسی تعلیم سے شرفاء کی بیویان بھی امن سے محروم نہین بیوہ مسکین کیونکہ اس تعلیم کی رو سے جیسا کہ مردون کو شر کا مقابلہ نہیں کرنا چاہئے ویسا ہی عورتون کو بھی۔ ایسی تعلیم کو پادری صاحبان لوگون کے سامنے پیش کرتے ہین کہ بڑی عمدہ تعلیم ہے حالانکہ یہ تعلیم انتظام دنیا کی دشمن انصاف کی دشمن۔ حقیقی پاکیزگی کے پھیلنے کی دشمن ہے۔ کیا یہی تعلیم اس خدا کے منہ سے نکلی ہے جسکے قانون قدرت کے آئینہ مین صاف دکھائی دیتا ہے کہ وہ انصاف اور رحم دونون کے سلسلہ کو اپنے اپنے محل پر مرعی رکھتا ہے اُسکے کامون مین جو دنیا مین نمایان ہین نہ صرف انتقام پر سارا مدار پایا جاتا ہے اور نہ صرف در گذر اور رحم پر بلکہ موقع اور محل کے لحاظ سے دونون پر۔ کیا یہ سچ نہیں کہ خدا قول وفعل خدا کے فعل سے مطابق ہونا چاہئے۔ پھر یہ تعلیم کہ جو حضرت مسیح نے دی ہے کیون خدا کے قانون قدرت سے مطابق نہیں۔ کلیسیا کے بڑے بڑے بزرگ اور دیندار جو دوسرے مذاہب کی نکتہ چینیون مین مصروف ہین کیون انجیل کی اس تعلیم پر غور نہین کرتے جو غریبون اور کمزورون کو سکھاتی ہے کہ تم ہر ایک ظلم کی برداشت کرو اور ظالمون کی سرکوبی کے لئے قانون پیش نہین کرتی۔ جو شخص دنیا کو ایسا سکھاتا اور ایسی تعلیم دیتا کیا وہ کوئی گناہ نہین کرتا۔ آپ لوگ اس مقام مین کیون اس منطق اور فلسفہ سے مدد نہیں لیتے جس مین عمرین بسر کی ہین اگر کسی منطق سے یہ تعلیم صحیح ٹھہر سکتی ہے تو ہمین بتلا دین جو لوگ سچائی سے پیار کرنے کا دعوے رکھتے ہین وہ ہمین دکھلا دین کہ اس تعلیم میں کیا سچائی ہے کہ اپنی جان اور عزت اور مال کی نسبت کسی سے مقابلہ نہ کرو اور ہر ایک حملہ ہونے دو اور اگر سچائی تھی تو کیون عیسائیون نے اس پر عمل نہ کیا۔ اس صورت مین یا تو وہ لوگ گنہگار ہوئے جو عمل کرنے سے قاصر رہے اور یا وہ گنہگار ہوا جس نے ایسی تعلیم پیش کی جس مین اُنکی اور ان کی ذریت کی حق تلفی اور بربادی تھی اور پھر طرفہ تر یہ کہ ایک خفیف سزا سے درگذر کرکے ایک بڑی سزا کی دھمکی دی ہے مثلاً لکھا ہے کہ آنکھ کی نظر شہوت سے سارا بدن جہنم مین ڈالا جاویگا اب ایکطرف تو یہ منع کیا گیا ہے کہ ہر ایک قسم کے شر کا مقابلہ نکیا جائے بلا اس کو نہ روکا جائے جسمین بدنظری کرنے والون اور عورتون کی عفت پر حملہ کرنیوالون کے شر بھی داخل ہین جسکا مقابلہ یاروکنا ایک سچے عیسائی کے لئے حرام ہے اور

اور پھر دوسری طرف زناکار کی سزا ابدی جہنم لکھی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر تھوڑی سی دنیاکی سزا سے ایسے لوگون کی سرکوبی کیجاتی تو وہ ہمیشہ جہنم سے بچ جاتے اور جرائم سے رُک جاتے۔ پس اس تعلیم نے جیسا کمزون پر سختی کی ہے ویسا ہی ظالمون پر بھی ایک قسم کا ظلم کیا ہے یہ تو عیسائی محققون کے انجیل کی تعلیم پر اعتراض ہین اور ہم اسبات کو وقعت کی نظر سے دیکھتے ہین کہ عفو اور درگذر اچھے اخلاق ہین لیکن ہر جگہ نہ ہر محل پر۔ اس بارے مین قرآنی تعلیم سے بڑھکر دنیا مین کوئی تعلیم نہین مثلاً دیکھو کہ انجیل کی اس تعلیم کے مقابلہ پر جسپر بڑے زور و شور سے آجکل یورپ مین اعتراض ہورہے ہین قرآنی تعلیم عفو یا انتقام کے بارے مین یہ ہے کہ جزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللہ یعنی انصاف یہی ہے کہ بدی کی اُسی قدر سزا دیجائے جس قدر بدی کی گئی ہے۔ لیکن جو شخص دینے یاد لانے سے درگذر کرے اور اس درگذر سے کوئی اصلاح ہو یعنی درگذر کرنے سے مجرم پر نیک اثر پڑے اور کوئی فساد پیدا نہ ہو اور امن عامہ مین کوئی نقنہ برپا نہ ہو۔ غرض درگذر عین محل پر ہو بے محل نہ ہو تو ایسا شخص خدا سے بڑا اجر پائیگا کیونکہ درگذر سے اسکی جان کو بھی بچایا اور اس کی اخلاقی حالت کی بھی اصلاح کی اور پھر امن مین کوئی خلل آنے نہ دیا اور یہ امر صاف اور بدیہی ہے کہ گناہ کرنیوالے ایک ہی طبیعت کے نہین ہوتے بعض ایسے ہوتے ہین کہ اگر ان کا گناہ معاف کیا جائے تو آئندہ کان کو ہاتھ لگاتے اور سدھر جاتے ہین اور پھر ایسی بدی کے مرتکب نہین ہوتے بلکہ ایسی صحبتون سے مجتنب ہوجاتے ہین اور وہ تھوڑے ہین۔ اور بعض ایسے شریر ہوتے ہین کہ گناہ معاف کرنے سے اور بھی گناہ دلیر ہوجاتے ہین اور انکی بعنتی

زندگی اور بھی خراب ہوجاتی ہے اور وہ اسطرح پر تمام لوگون کے ایذا دینے کا موجب ٹھہر جاتے ہین اور وہ بہت ہین وہ اُس سانپ کی طرح ہوتے ہین کہ جو ایک شخص کو کاٹ کر اسی پر بس نہین کرسکتا اور ہرگز نیک اور تائب نہیں بن سکتا بلکہ تمام عمر کے لئے یہ خاصیت اپنے اندر رکھتا ہے اور موقع پاکر پھر دوسرے کو کاٹتا ہے اور پھر تیسرے کو۔ ایسا ہی ایک شہر کو خالی کرنا چاہتا ہے جب تک اس کا سر کاٹ کر الگ نہ کردیا جائے۔ بعض پادری صاحبان اسبات کو تو قبول کرتے ہین کہ ہر جگہ عفو اور درگذر صحیح نہیں ہے بیشک اس سے مفاسد پیدا ہوتے ہین مگر ساتھ ہی یہ جواب دیتے ہیں کہ انجیل کا اس جگہ یہ منشا ہے کہ تم آپ سزا نہ دو بلکہ حاکمون سے دلاؤ۔ تو گویا انجیل عیسائیون کو یہ سکھاتی ہے کہ جب تمہین ایک گال پر طمانچہ مارا جائے تو مقدمہ سنگین بنانے کے لئے دوسری گال بھی پھیر دو اور جب دوسری گال پر طمانچہ خوب زور کا لگ جاوے اور کوئی دانت بھی ٹوٹ جائے تو پھر ضرب شدید کا دعوی کرکے عدالت مین نالش کردو اور سزا دلاؤ۔ اب بتلاؤ کہ اگر انجیل کا یہی منشا ہے جیسا کہ پادری صاحبان بیان فرماتے ہین تو کیا انجیل نے یہی اخلاق سکھلائے ہین کہ اپنے تئین درگذر کرنیوالا ظاہر کرکے دشمن کو سخت سزا کے قابل ٹھہرا دو اور ہرگز نہ چھوڑو یہ تو ایک مکاری ہے کہ اس نیت سے نرمی اور درگذر کیجائے کہ کسی طرح کوئی مجرمانہ حرکت کر بیٹھے اور جب مجرمانہ حرکت اس سے صادر ہوچکی تو پھر اس کو بذریعہ وارنٹ گرفتار کراکر جیلخانہ مین پہونچایا جائے۔ یہ خوب عفو اور درگذر ہے۔ ماسوا اس کے اس صورت مین تو انجیلی تعلیم کا مآل یہ ہوگا کہ کسی طرح دغابازی سے مجرم کو پھنسا کر سزا کے لائق اس کو کردیا جائے حالانکہ ہم ابھی بیان کرچکے ہین کہ اس بارے مین کامل تعلیم

یہ ہے کہ نہ ہمیشہ مجرمون کو سزا دی جائے اور نہ ہمیشہ درگذر کی جائے بلکہ محل اور موقع کو دیکھا جائے کہ اب قرین مصلحت کیا ہے اور بہتری کس امر مین ہے درگذر مین یا انتقام مین۔ ہم اسبات کو تسلیم کرنے مین کوئی حرج نہین سمجھتے ہین کہ مسیح کی اس تعلیم سے یہ غرض تھی کہ تا یہودیون کو جو سزا دینے پر بہت حریص تھے اس عادت سے روک دے لیکن اس مین کچھ بھی شک نہین کہ جیسا کہ یہودیون نے ہر ایک موقع مین سزا دہی پر زور ڈال کر افراط کی راہ لی۔ ایسا ہی حضرت مسیح نے ہر ایک موقع پر ترک سزا کی تعلیم دیکر تفریط کی راہ کو اختیار کرلیا اور چونکہ دونون راہین جادۂ اعتدال سے منحرف تھین اس لئے حکمت الٰہی نے تقاضا کیا کہ ایک تیسری راہ دنیا کو دکھاوے جو حکمت اور موقع شناسی کا سبق دیتی اور اعتدال اور میانہ روی سکھاتی ہے سو وہ راہ قرآن شریف لایا اور یہ داغ نہ صرف انجیل پر بلکہ توریت پر بھی ہے کہ وہ دونون اس روشن اور پرحکمت تعلیم کو پیش نہین کرسکین جو خدا کی پاک اور زندہ کلام قرآن مجید نے پیش کی کیونکہ وہ دونون کتابین قانون مختص المقام یا قانون مختص القوم کی طرح تھین اور بنی اسرائیل کی افراط اور تفریط نے بھی چاہا تھا کہ ایک زمانہ مین قانون قصاص نہایت درجہ کی سختی کے ساتھ اُن کے لئے خدا کی طرف سے نازل ہوتا اور دوسرے زمانہ مین قانون ترک سزا نہایت درجہ کے مبالغہ کے ساتھ دیا جاتا۔ یہ ظاہر ہے کہ انسانی فطرتون نے تہذیب اور شائستگی کیطرف آہستہ آہستہ ترقی کی ہے پس یہ امر ایک ضروری اور بشری پیدائش کی راہ مین تھا کہ اول انسان جذبات نفس کے جوش کی وجہ سے انتقامی شریعت زیادہ پسند کرتا اور پھر الٰہی شریعت سے متاثر ہوکر

ترک جذبات کے اشتیاق سے ایسے قانون کی خواہش کرتا ہے جس مین عفو اور درگذر پر زور دیا گیا ہو اور آخر دونون طریق افراط اور تفریط کو آزما کر حکمت اور موقع شناسی کے قانون کو ان دونون راہون افراط اور تفریط پر ترجیح دیتا اور خدا سے ایسے قانون کی درخواست کرتا کہ نہ تو خواہ نخواہ دانت کے عوض دانت نکالنا چاہتا ہے اور نہ ہر جگہ عفو اور درگذر کو پسند کرتا۔ پس انسانی فطرتون کی درخواست کے مطابق تین کتابین نازل ہوئین (۱) توریت جو افراط کی طرف لیجاتی ہے (۲) انجیل جو تفریط کی طرف کھینچتی ہے (۳) قرآن جو ہر ایک امر مین بین بین کی راہ اختیار کرتا اور توسط اور اعتدال کا طریق سکھاتا ہے

عیسائیون کا خدا

آج کل یہ بیماری کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہین بلکہ جیسی عیسائیون مین ہے ایسی ہی مسلمانون مین پائی جاتی ہے اور بقدر مراتب مشرقی لوگون نے بھی اس سے حصہ لیا ہے جیسا کہ مغربی لوگون نے مسلمانون اور عیسائیون مین فرق یہ ہے کہ مسلمان تو لاپروائی سے پیچھے اور خدا سے غافل ہین تاہم ہمیشہ خدا اپنا جلوہ اپنا نور ان پر ظاہر کرتا رہتا ہے اور ہر زمانہ مین ان کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور بہت سے سعادت کے فرزند اس نور سے حصہ لیتے ہین لیکن عیسائی تو مدت ہوئی کہ اس خدا کو کھو بیٹھے ہین جس پر یقین آنے سے پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور اس کی عظمت اور جلال کے تصور سے درحقیقت گناہ سے سچی بیزاری پیدا ہو جاتی ہے اور یہ لوگ بجائے اس حی وقیوم کے ایک عاجز انسان کو جو مریم کا بیٹا اور یسوع کہلاتا ہے خدا قرار دیتے ہین۔ حالانکہ وہ دعاؤن کو سنتا اور نہ جواب دیسکتا ہے اور نہ کوئی اپنی عظمت اور قدرت ظاہر کرسکتا ہے۔ پس اس کے ذریعہ سے اگر سچی پاکیزگی حاصل ہو تو کیونکر ہو اس کی قدرت کے نمونے جو کتابون مین لکھے ہین وہی ہین۔ جو اس نے یہودیون کے ہاتھ سے طرح طرح کے دکھ اٹھائے تمام رات کی دعا قبول نہ ہوئی اور ان پر قابل شرم الزام قائم ہوا اس کی منت کسی خدائی چمکار سے نکرسکا اس کے معجزات مین اگر وہ صحیح بھی مان لئے جائین کوئی ایسی خوبی نہین جو دوسرے انبیاء کے معجزات مین نہ ہو۔ بلکہ ایلیا نبی کے معجزات اور اس کا مردے زندہ کرنا بکمال قدرت مسیح کے معجزات سے بہت بڑھکر ہے ایسا ہی الیسعیا نبی کے معجزات بھی درحقیقت بعض ایسے ہین کہ مسیح کے معجزات کو ان سے کچھ بھی نسبت نہین اور حضرت مسیح کی پیشگوئیان تو نہایت ردی حالت مین ہین کہ بجائے اس کے کہ ان سے نیک اثر پڑے ان کو پڑھکر ہنسی آتی ہے کہ یہ کس قسم کی پیشگوئیان ہین کہ قحط پڑینگے زلزلے آوینگے لڑائیان ہونگی حالانکہ ان پیشگوئیون سے پہلے بھی سب کچھ ہوا کرتا تھا پس ایسے خدا پر کیونکر ایمان لاوے +

یہ تو پہلے قصے ہین خدا جانے ان واقعات مین سچ کسقدر ہے اور جھوٹ کسقدر لیکن اس زمانہ کے لوگون کے لئے اس نئے خدا کے ماننے مین جسکا یہودیون کی تعلیم مین بھی نام ونشان نہین اور بھی مشکلات بڑھ گئے کیونکہ ان لوگون نے نہ تو مردے زندہ ہوتے بچشم خود دیکھے اور نہ بیمارون مین سے بھوت نکلنا بچشم خود مشاہدہ کیا اور نہ وہ وعدے پورے ہوئے جو ان کی نسبت کئے گئے تھے یعنے یہ کہ اگر وہ کوئی زہر کھالین تو اثر نہین کریگی اور اگر ایک پہاڑ کو کہین کہ ایک جگہ سے اٹھ جاوے تو وہ فی الفور اٹھ جائیگا۔ اور سانپون کو اپنے ہاتھ مین پکڑینگے اور وہ نہیں کاٹینگے کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ اکثر یورپ کے عیسائی خودکشی سے مرتے ہین اور فی الفور ان مین زہر اثر کر جاتی ہے اور پہاڑ کا تو کیا ذکر اگر ایک الٹا پڑا ہوا جوتا ہو تو فقط حکم سے اس سیدھا نہین کر سکتے جب تک ہاتھ ہلا کر سیدھا کرین اور سانپ وغیرہ زہریلے جانورون سے مرتے رہتے ہین۔ اب اگر اس کے جواب مین یہ کہا جاوے کہ ان آیات کے حقیقی معنے مراد نہین لینے چاہئے بلکہ اس جگہ مجازی معنے مراد ہین مثلاً زہر سے مراد غصہ کھا لیتے ہین اور سانپون سے یہ مراد کہ شریر ان کو نقصان نہین پہنچا سکتے تو قبل اس کے کہ ہم ان مین بھی گفتگو کرین ہم حق رکھتے ہین کہ اس وقت یہ سوال پیش کردین کہ جبکہ تمام دعوی جو نشانون کے لئے دئے گئے اور بار بار حضرت مسیح نے فرمایا کہ جو کچھ نشان مین دکھاتا ہون۔ میرے پیرو بھی وہی نشان دکھائینگے صرف استعارہ اور مجاز کے رنگ مین ہین اور ان سے نشان مراد نہین ہین تو اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جو کچھ حضرت مسیح کیطرف معجزات منسوب کئے جاتے ہین وہ بھی استعارہ کے رنگ مین ہین۔ کیونکہ حضرت مسیح بار بار انجیلون مین فرما چکے ہین کہ جو کچھ مین معجزات دکھاتا ہون وہی معجزات میرے سچے پیرو دکھائینگے۔ اب چونکہ معجزات کے مطالبہ کے وقت یہ جواب ملتا ہے کہ ان مقامات سے مراد معجزات نہین ہین بلکہ مسیحی لوگون کی اخلاقی حالتین مراد ہیں تو کیون نہ کہا جاوے کہ حضرت مسیح کے معجزات سے بھی ایسے ہی امور مراد ہین

تالیف وتجارت

ہر چند کہ ملک میں اخبارون کی بھرمار کسی حدتک تکلیف دہ درجے کو پہنچ گئی ہے۔ اور نئے اخبارون کے لئے ظاہراً کوئی کامیابی کا میدان نظر نہین آتا۔ مگر انصاف سے دیکھا جائے تو اب تک ہمارے ملک مین بہتیرے ضروری مقاصد کے حصول کا کوئی بھی ذریعہ موجود نہین تمثیلاً فن تصنیف وتالیف کو لیجئے۔

فی الحال جس قدر اخبار اور رسالے جاری ہین اُن مین سے کوئی بھی پورے طور پر اس بات کا متکفل نہین کہ ہمارے ملک کے بعض اہل علم وفضل جن مشاغل علمیہ مین مصروف ہین۔ وہ ہمین ان مشاغل سے وقتاً فوقتاً آگاہ کرتا رہے کہ کسی صاحب تصنیف کو اپنے معاصرین علماء سے کسی نوع کی مدد کی ضرورت ہو تو وہ اُس کے ذریعے سے استمداد کر سکے یا اگر کسی جویائے کتب قدیمہ کو کسی کتاب نایاب کی جستجو ہو تو اُسے یہ معلوم ہو سکے کہ وہ کتاب کہان کہان اور کن کن کتب خانون مین موجود ہے! غرض تالیف وتصنیف کی خدمت کا کوئی معتدبہ ذریعہ اور ایکدوسرے کے مشاغل سے واقف ہونے کا کوئی سلسلہ موجود نہیں

مذہب مین تو لوگون نے ایسی متعصبانہ روش اختیار کر رکھی ہے کہ اگر کوئی مذہبی اخبار ہے تو خاص خاص فرقہ سے مخصوص ومنسوب ہے۔ کسی کی طبیعت مین اس قدر فیاضی نہین کہ مخالف کے کلام کو بھی جسیر وہ اپنے مذہب کی حقیقت ثابت کرنا چاہتا ہے اپنے اخبار مین جگہ دے سکے اور اُسے پڑھکر اپنے غیظ وغضب کو تھام سکے ✦

ان ضرورتون کا خیال کرکے مین نے قصد کیا ہے کہ اگست آئندہ سے ایک نہایت سستا پندرہ روزہ اخبار **تالیف وتجارۃ** کے نام سے اپنے اہتمام مین جاری کرون اس اخبار مین حتی الامکان نہایت کوشش سے ایسے معلومات جمع کئے جائینگے جن کی شائقین علم کو اپنے اشغال علمی مین رہبری کے لئے ہمیشہ ضرورت رہتی ہے ✦

اخبار مین ایک عنوان **سیر مذاہب** بھی ہوگا جس کے تحت مین ہر مذہب وہر فرقہ کے علماء پوری آزادی سے اپنے اپنے مذہب کی حقیقت پر دل کھول کر مضامین لکھہ سکینگے اور ہر قابل شخص کو تہذیب کے ساتھہ اس پر نکتہ چینی کرنے کی اجازت دیجائیگی۔

اگرچہ اس اخبار کے اجرائے سے اصلی غرض مصنفین ومؤلفین کو ان کے مشاغل علمیہ مین مدد دینا ہے۔ لیکن بدین خیال کہ شاید ان مضامین کے لئے کافی مصالحہ بہم نہ پہنچ سکے یا مبادا تصنیف وتالیف کی ناقدری کی وجہ سے اخبار کو کسی قسم کا مالی نقصان اُٹھانا پڑے اس اخبار کی مد کے طور پر دیگر اخباری مضامین وتقریظات واشتہارات تجارتی بھی اس مین درج ہوا کرینگے۔ مگر حتی المقدور ان اشتہارات کی اجرت بھی بہت معمولی اور واجبی ہوا کرے گی ✦

اہل علم کی خدمت کے سوا جو اس اخبار کا اصلی مقصد ہے دیگر **اہل قلم** کو بھی تلاش معاش مین اسطرح مدد دیجایا کرے گی کہ کم مقدور لوگون کے اشتہار تلاش معاش بالکل **مفت چھاپے جایا کرینگے** اور عام طور پر بھی اس قسم کے اشتہار نہایت خفیف برائے نام اُجرۃ پر شائع ہوا کرینگے ✦

تجارتی اشیاء مین سے کارآمد اشیاء روزمرہ خصوصاً ان اشیاء کے اشتہارات کی طرف بہت توجہ کی جائیگی جو ہر خانہ دار شخص کو اپنی خانہ داری مین مطلوب ہوتی ہین منجملہ دیگر عنوان ہائے تجارتی کے ایک عنوان **مینا بازار** ہوا کریگا جس کے ذیل مین زنانہ صنعت کی چیزین اور مدارس زنانہ کی ہنرمندیون کے نمونے مع قیمتون کے درج ہوا کرینگے ✦

رشتے ناتے کے اشتہارات کی طرف بھی خاص توجہ ہوگی اور کم استطاعت لوگون سے ایسے اشتہارون کی کچھ اُجرۃ نہ لی جاوے گی۔ غرض اس اخبار کو اغراض مذکرہ بالا کے لئے مفید بنانے مین کوئی کسر باقی نہ رکھی جاویگی ✦

یہ اخبار ۱۶ صفحون پر ۱۸×۲۲ کی ⅛ تقطیع یعنی اس اشتہار کی تقطیع پر ہر مہینے کی یکم اور پندرہ کو **دار الاشاعت پنجاب لاہور** سے شائع ہوا کرے گا۔ اور پہلا پرچہ یکم اگست آئندہ کو نکلیگا ✦ قیمت سالانہ ؏ اور ششماہی ۸؍ ہوگی محصولڈاک بھی اس مین شامل ہے نمونہ کا پرچہ مفت ✦

المشتہر

سید ممتاز علی۔ مالک رفاہ عام سٹیم پریس لاہور

بیعت کا کالم

نام	مقام	ضلع
قطب الدین	گوڑپور	نوان شہر
امیر الدین و الٰہ بخش	؍؍	؍؍
گھسیٹو و نظام الدین	؍؍	؍؍
خدا بخش و عبد الرحیم	؍؍	؍؍
غلام محمد و عبد الرحمن	؍؍	؍؍
نتھو و لنگرو ہیرا	؍؍	؍؍
کریم بخش و نظام الدین	؍؍	؍؍
امام الدین و محمد بخش	؍؍	؍؍
کریم بخش و خیر الدین	؍؍	؍؍
بدر الدین و نبی بخش	؍؍	؍؍
فضل الٰہی و خیر الدین	؍؍	؍؍
کریم بخش و امام الدین	؍؍	؍؍
رکن الدین و غلامی	رائی پور	و پہلور
عبد اللہ و شیر علی و نبیا و فتو و احمد و اسمٰعیل و ابراہیم و فتح دین		
بابو نظام الدین صاحب کلرک سٹیشن	مردان	پشاور
؍؍ طالع محمد صاحب ٹکٹ کلرک	؍؍	؍؍
اہلیہ بابو نظام الدین	؍؍	؍؍
ابن	؍؍	؍؍
ابن	؍؍	؍؍
جناب منصب علی صاحب		لودیانہ
مہتاب الدین صاحب	سدہ بدرہ	سیالکوٹ

انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر کے اہتمام سے

اس رعایت سے آپ فائدہ اٹھائین

دفتر الحکم کی تعمیر کی خوشی کے شکریے مین ۲۱ جولائی ۱۹۰۲ء سے ۲۱ ستمبر ۱۹۰۲ء تک جدید خریداران اخبار سے الحکم کی قیمت صرف چار روپے لیجاوے گی اور جو کتابین مطبع انوار احمدیہ کی اپنی ملکیت ہین جن کی فہرست ذیل مین درج ہی وہ پرانے خریدارون کو نصف قیمت پر اس عرصے مین دیجاوینگی جس سے وہ صرف ایکبار فائدہ اٹھا سکتے ہین خواہ ایکبار ایک نسخہ خریدین خواہ ایک سے زیادہ +

فہرست کتب

تفسیر القرآن پارہ اول ۱۲ - رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء عصر - الانذار ۱۳ - حضرت اقدس کی تقریر ۲ - حضرۃ اقدس کی پہلی تحریرین ۳ - اصلاح النظر ۲ + سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب ۳ - برہان الحق ۲ سلک مروارید

تمام درخواستین دفتر الحکم مین آنی چاہئین

انوار احمدیہ پریس قادیان

جوہر عشبہ مؤثر یا سارسا پریلا

شیشی کلاں ۲ — شیشی خورد ۱

ان امراض کا عروج بڑے شد و مد سے سلطنت جسم مین تباہی کرنیوالا ہوتا ہے اس کے عزوب کرنیکا آلہ اگر کوئی ہے تو ہمارا یہی جوہر عشبہ ہے۔ جب بگاڑ خون انتہا درجہ تک پہونچکر خون کو ردی کردے تو اسکو کوئی درست کر سکتا ہے تو یہی جوہر عشبہ ہے یہ مرکب نہیں بلکہ عالم وجود کو کھوتا ہے۔ جوہر عشبہ انسان کے خون کو صاف کرنیکے لئے مسلمہ حکماء سلف و خلف کا نسخہ ہے۔ اس کے پینے والے کا خون گندہ نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ اس کو محافظ صحت کہا جاتا ہے۔ عشبہ مغربی کو میڈیکل آفیسر پروفیسر علوم طب اور حکماء نے یقینی علاج عمیت خون سے دور کرنیکا قرار دیا ہے

یہ جوہر عشبہ جوانی کے جوش غلط کاری سے جب آتشک کا زہر خون کو تباہ کر کے گوناگوں رنگوں مین ظاہر ہوتا ہو تو اس وقت بھی ایک فاد زہر ہے جسکے استعمال سے

وجع مفاصل۔ ہیرگی خارش۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ زخموں کا جلد اندمال کرتا ہے۔ خنازیر۔ ناصور۔ بھگندر۔ چنبل یا جب جسم سے چھلکے اتر تین یا تبدیل موسم پر جسم پر دھبے۔ سوکھی خارش۔ چہرہ پر بدنما داغ پیدا ہوتے ہین۔ تو وہ یہ عرق ہے جو ان جملہ ہیبتلی بیماریوں سے نجات دیتا ہے۔ سوزاک کے بعد جو ہاتھوں اور پاؤن کے تلوں مین جلن رہتی ہو۔ ہڈیان درد کرتی ہوں۔ ریح کا درد۔ عرق النساء اور عورتوں کے رحم کے بگاڑ اور ٹلوں کے درد وغیرہ کو بھی بہت دور کرتا ہے۔

شیشی کلاں ۲ محصولڈاک ۸ شیشی خورد ۱

سنون مستحکم دندان

یہ وہ منجن ہے کہ دانتوں کو جلا دیتا ہے سچ ہیرے کو ہیرا ہی دکھا دیتا ہے آنکھ گئی جہان گیا۔ دانت گئے سواد گیا اس سے دانت موتیوں کی طرح چمکیلے مضبوط ہو جاتے ہین۔ بدبو۔ میل دور۔ منہ سے لیسدار رطوبت کا خور مسوڑے مضبوط اور خون جاتا رک جاتا ہے (۲ تولہ) ۸ محصول ۸

صدق اللہ العلام بما اوحی الی الامام علیہ الصلوۃ والسلام حیث قال انہ اوی القریۃ ولولا الاکرام لھلک المقام

طاعون عذاب الٰہی ہے

(جو خدا تعالٰے کے رسل کی تکذیب و انکار کی باعث نمودار ہوتا ہے)

روغن نوری۔ یہ روغن امراض وبائیہ خصوصاً طاعون و ہیضہ سے محفوظ رہنے کے لئے عجیب ہے جو سعید لوگ حفظ ما تقدم

استعمال کرینگے وہ انشاء اللہ العلام بفضلہ تعالٰے مبتلائے طاعون و ہیضہ نہ ہون گے کیونکہ اجرام وبائیہ ان کے ابدان مین داخل ہوتے ہی ہلاک ہو جاوینگے اگر مبتلائے مرض کو دین۔ تب بھی اسی طور بفضلہ تعالٰی مریض شفایاب ہو جاتا وہ ازین اس کے استعمال سے تپ محرقہ۔ کالی کھانسی تشنگی۔ قے۔ اسہال۔ ہچکی۔ زمروگر و خون آلودہ کا آنا۔ خارشی بیماری۔ سوزش سینہ۔ قصور ہضم ہچکی۔ نفث الدم ما ابتدائی سل۔ درد گوش۔ درد کان۔ ناسور۔ خنازیر۔ زخم آتشک۔ بھگندر۔ پھوڑے پھنسیان۔ بواسیر کے زخم۔ زہر بچھو۔ زہر زنبور وغیرہ ہر قسم کے زخم بہت جلد بفضلہ تعالٰے دور ہوتے ہین بہا سریع الاثر اور مفید دعا اکم ہوگی قیمت فی شیشی ۸

عطر روح افزا مصلح ہواء وبا

یہ عجیب عطر ہے اس کا پھاہا کان مین رکھو تو علاوہ تعطیر و تفریح طبع کے مضر ہوا وبائی کی اصلاح ہو جاتی طاعون و ہیضہ ہو وہاں اس کا استعمال بہت مفید ہے قیمت فی شیشی ۸

کشتہ سم الفار دماغ و اعصاب قیمت فی خوراکی ۸ گنگہ سیماب مصلح شیر و مصفی خون ۸ محصول ذمہ خریدار

المشتہر

حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ

حب قبض کشا

محصول ۸

حکماء کا قول ہے کہ قبض اور صحت یکجا اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ جنکو وقت پر پاخانہ صاف نہ آوے۔ طبیعت ان کی پریشان سر مین درد۔ منہ بدمزہ۔ سر بھاری پیٹ مین ریاح۔ منہ سے بدبو۔ زبان میلی رہتی ہے ان گولیوں کے استعمال سے ورم جگر نفخ۔ قراقر دل کا دھڑکنا۔ جسم کا تھکنا سُن ہو جانا۔ کثرت تھوک۔ بکی تشنگی وغیرہ دور ہو جاتی ہے ایک گولی رات کو دودھ کے ہمراہ کھانے سے اور صبح اجابت بافراغت آجانے سے طبیعت بشاش۔ جسم ہلکا۔ انسان چست اور چالاک اور توانا رہ سکتا ہے اور یہی بھید عمر طبعی کو پہونچنے کا ہے ۔ دو درجن ۸

پتہ

زبدۃ الحکماء حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

موچی دروازہ اعوان منزل

پتہ حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ اعوان منزل

تالیف تجارۃ کے نام سے جدید شائع ہونے والے پندرہ روزہ اخبار کا اعلان ہمنے دوسری جگہ کیا ہے جو یکم اگست سے شروع ہوگیا ہے۔ اسپر سردست کسی قسم کی رائے دینا قبل از وقت ہے جبتک کہ کئی نمبروں کا مطالعہ نہ کر لیا جاوے لیکن اسقدر اب بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ چونکہ یہ اخبار ایک بڑے کارخانہ سے متعلق ہے مالی مشکلات اسکی راہ میں کوئی روک نہیں ہو سکتی ہیں۔ مولوی سید ممتاز علی صاحب جو اسکے ایڈیٹر اور مالک ہیں اور جنکی اہلیہ کی ایڈیٹری سے عورتوں کے لیے ایک اخبار ہفتہ وار شائع ہوتا ہے) اس میں مذہبی مضامین کا بھی ایک حصہ کیا ہے اس پہلے نمبر میں مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب کے ایک مضمون کا جو مولوی نجم الدین صاحب کے سوالوں کے جواب میں الحکم میں طبع ہوا تھا جواب لکھا گیا ہے ہم اس مضمون پر الحکم کی کسی اگلی اشاعت میں انشاء اللہ العزیز ایک مبسوط ریویو کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا کے خلاف

ہمارے لاہوری جدید ہمعصر غمخوار عالم نے دنیا کا بوجھ اُٹھایا ہے اور اپنی ۳ر اگست کی اشاعت میں "مرزا صاحب کے مرید" کے عنوان سے مندرجہ ذیل نوٹ لکھا ہے۔

"۲۴ر جولائی کے الحکم میں بہت سے مریدوں کی فہرست دی گئی ہے جنھوں نے مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہے فہرست میں ذکور و اناث دونوں کے نام شامل ہیں ہمیں سے تیرہ چودہ مستورات اور چالیس کے قریب مرد ہیں اور بیعت کے کالموں کے آخر میں باقی آیندہ کا اعلان دیا گیا ہے نہ معلوم لوگ کونسے معجزات دیکھکر مرزا صاحب پر فدا ہو رہے ہیں" ہمارے عزیز ہمعصر کو اگر وہ معجزات اور تائید کے نشان جو خدا تعالی کے صادق اور برگزیدہ مسیح موعود کی تائید میں ظاہر ہو رہے ہیں نظر نہ آئیں تو چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ کوئی ایک دو نشان ہوں تو انکا ذکر بھی کر دیا جاوے یہاں تو سب کا ہزاروں کی گنتی ہیں اور ڈیڑھ سو تک قریب تو ایسے نشان ہیں جنکے ہزاروں لاکھوں نہیں کروڑوں لوگ گواہ ہیں۔ مختصر طور پر ایڈیٹر صاحب کے اس سوال کا جواب حضرت مسیح موعود ہی کے الفاظ میں یہ ہے

شعر

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں

این دو شاہد از پے تصدیق من استادہ اند

ایڈیٹر صاحب سردست مناسب ہے کہ آپ اپنی ہی غمخواری کیجیے اور عالمگیر کے ہمزبان ہو کر یہ کہیے۔

شعر

غم عالم فراوان ست و من یک غنچہ دل دارم

چساں در شیشہ ساعت کنم ریگ بیاباں را۔

حضرت حکیم الامۃ کی کسی رشتہ دار عورت کے متعلق طاعون سے جو مر جانے کی جھوٹی خبر پیسہ اخبار نے شائع کی تھی آخر اس کی تردید اُس نے کردی۔ مگر پیسہ اخبار کا یہ کہنا کہ وہ بدوں وکیل صاحب کے نوٹس کے بھی اصلاح کے لیے طیار تھے غالباً صحیح نہیں معلوم ہوتا اس لیے کہ جب الحکم میں ان غلط واقعات کی جو پیسہ اخبار میں طبع ہوے تھے تردید کی گئی تھی تو اگر پیسہ اخبار اسوقت بھی اسیطرح تردید پر آمادہ تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس نے تردید نہیں کی بہر حال صبح کا بھولا ہوا اگر شام کو گھر آجاوے تو اُسے بھولا ہوا نہیں کہنا چاہیے آیندہ اُمید ہے کہ پیسہ اخبار احتیاط سے کام لے کر قلم اُٹھایا کرے گا۔

نزول المسیح اور خدا کی نُصرت

شعر

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

ہم کسی دوسرے مقام پر کتاب نزول المسیح کی اشاعت کے متعلق اپنے مکرم مخدوم سید ناصر شاہ صاحب کی گرانقدر امداد چار سو روپیہ کا ذکر کر چکے ہیں اور ہم نے بطور خود جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ اس کے باقی اخراجات کے لیے کوشش کریں۔ مگر اس کے جانے کے بعد ہماری خوشی اور مسرت کی انتہا نہ رہی جب خدا تعالے کے محض فضل سے سید صاحب موصوف نے حضرت حجۃ اللہ کے حضور بقیہ اخراجات کے پورا کرنے کے لیے بھی درخواست پیش کر دی۔ اب سید ناصر شاہ صاحب نے کُل اخراجات کا ذمہ اپنے پر اٹھایا ہے۔ اس عظیم الشان دینی خدمت کی توفیق گویا خدا کا عظیم الشان فضل ہے جو شاہ صاحب کو ملا ہے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

جو امر اسوقت قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ حضرت حجۃ اللہ کے ارادوں کی تکمیل میں اسقدر سہولت کے ساتھ موافق اسباب کا میسر آنا اور ایسی نصرت کا ملنا آپ کی صداقت کی زبردست دلیل ہے مگر اُس کے لیے جو چشم بینا رکھتا ہو۔ ہم جناب شاہ صاحب ممدوح کا وہ عریضہ جو انھوں نے نزول المسیح کے اخراجات کی کفالت کیلیے حضور مسیح موعود علیہ السلام میں پیش کیا ہے ذیل میں بلا کم و کاست درج کرتے ہیں۔ جس معجزہ کا ذکر اس خط میں کیا گیا ہے اس کے متعلق ناظرین الحکم اگلی اشاعت میں انشاء اللہ ایک زبردست مضمون حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے قلم سے نکلا ہوا پڑھیں گے سردست ہم اتنا ہی کہتے ہیں کہ یہ وہ نشان ہے جو لاکھوں کروڑوں انسانوں پر اس الٰہی سلسلہ کی عزت و عظمت کو ظاہر کر دے گا۔

اس خط کے درج کرنے سے پہلے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کی اس جو ہمدردی اور محبت کیلیے خود جزا ہو آمین۔ (ایڈیٹر) وہ خط یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود، السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج مومنوں کیو نسطے ایک بڑی خوشی کا دن ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے برگزیدہ مسیح کی تائید میں ایک بڑا معجزہ دکھا کر مخالفین کو روسیاہ کر دیا۔ اس خوشی میں میری دلی آرزو ہے کہ اس معجزہ کو ظہور کے واسطے جو رسالہ حضور اقدس لکھ رہے ہیں اسکا سارا خرچ اس عاجز کا ہو۔ تاکہ اس عاجز کے واسطے سبب تائید دین اور حصول رضائے الٰہی ہو۔ اُمید ہے کہ جیسا کہ پہلے حضور نے کرم فرمائی اس عاجز کی ناچیز نذر کو قبول

دار الامان کا ہفتہ

بندگان عالی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اہلبیت خدا کے فضل سے ہر طرح تندرست ہیں۔ آپ کی صحت یوماً فیوماً عمدہ حالت پر ہے۔ اللھم زد فزد۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب نزول المسیح کی تصنیف میں بڑے جوش اور سرگرمی کے ساتھ مصروف ہیں اور اسکی طبع کے کام میں بھی بڑی سرگرمی سے کام لیا جاتا ہے چنانچہ اس کتاب کی طبع کے لیے امرتسر سے شیخ نور احمد صاحب کو چھاپنے کے لیے بلایا گیا ہے اور اب پورے چار پریسوں پر یہ کتاب جو تین ہزار چھپ رہی ہے طبع ہوگی۔ امید کیجاتی ہے کہ ستمبر میں انشاء اللہ یہ کتاب شائع ہو۔

اس کتاب کیطرف حضرت حجۃ اللہ کی خاص توجہ مبذول ہے چنانچہ ایک روز آپ فرماتے تھے کہ ہمیں تو اشاعت اور تبلیغ کا اسقدر جوش خدا نے دیا ہے کہ خواہ ہماری ساری جائیداد بھی بک جاوے مگر اشاعت عمدہ طور پر ہو جاوے۔

حضرت مامور علیہ السلام نے ارادہ فرمایا ہے کہ دس ہزار سے زیادہ جلدیں خاص آدمیوں کو بھیجکر امصار و بلاد میں شائع کی جاویں۔ یہ کتاب اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر طبع ہو رہی ہے چونکہ اسقدر جلدوں کی طبع اور اخراجات قریباً ایک ہزار روپیہ کے ہونگے حضرت اقدس نے مناسب سمجھا ہے کہ یہ رقم وقتاً فوقتاً دوران طبع کتاب میں الگ جمع کی جاوے تاکہ کام میں کوئی روک اور دقت واقع نہ ہو۔ چنانچہ حضرت اقدس نے جناب مولوی نور الدین صاحب کے پاس کچھ روپیہ اخراجات کے لیے دیدیا ہے اس کتاب کی اشاعت پر کسقدر انقلاب عظیم ہوگا اور کسقدر سعادت مند روحیں اس پاک سلسلہ میں داخل ہوں گی اور آسمان نے کیا ارادہ کیا ہے؟ اس کا حضرت امام کی غیر معمولی توجہ سے پتا ملتا ہے اور ان جوشوں سے جو اسکی طیاری کے لیے جمع ہو رہے ہیں ہم حضرت اقدس کے اس جوش کو ہم ہرگز الفاظ میں ادا نہیں کر سکتے۔ اس امر کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے محترم بھائی جناب سید ناصر شاہ صاحب اوورسیر جموں نے حضرت اقدس کے اس جوش اور سرگرمی کو دیکھکر اور آپ کے ارادہ پر کسی قدر اطلاع پاکر نہایت اخلاص سے ۴۰۰ چار سو روپیہ اس کتاب کی اشاعت کے لیے نذر کیا جزاہ اللہ احسن الجزا فی الدنیا والعقبیٰ۔ سید صاحب کی قربانی اس کتاب کے متعلق ایک قابل رشک بات ہے ہمیں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب لاکھوں انسانوں کے لیے ہدایت کا موجب ہونیوالی ہے جسکی نیکیوں کا ذخیرہ شاہ صاحب کے نامہ اعمال میں ضرور رکھا جائے گا۔ یہ ایثار یہ جوش پیدا نہیں ہو سکتا جب تک قدسی نفس معلم قوی تاثیریں ڈالنے والا نہ ہو۔ اگر کوئی حضرت یسوعؑ کے شاگرد یہودا اسکریوطی کا حوالہ دیکر پوچھے تو عیسائیوں کو کوئی جواب نہیں آ سکتا۔

اس قسم کے مخلص احباب کا پیدا ہو جانا اور ایسے اسباب کا میسر آجانا یہ تائیدات الٰہیہ ہیں یہ خدا کے نشان ہیں جو حقارت سے دیکھے جانے کے قابل نہیں ہیں۔ اگرچہ حضرت حجۃ اللہ نے کوئی ایما صراحتہً یا کنایۃً نہیں فرمایا کہ یہ ہزار روپے کی رقم چندہ سے جمع کی جاوے لیکن اگر ہم اس پاک تحریک کو کریں تو غیر مفید نہ ہوگی۔ ہماری جماعت کے لیے یہ موقع ہے حصول ثواب کا۔ جو چاہے سید ناصر شاہ صاحب کی طرح اس کار خیر میں حصہ لے۔ حضرت اقدس اگرچہ ایک ہزار کے قریب خرچ تصور فرماتے ہیں مگر ہماری رائے میں اسکی اشاعت کا خرچ شامل کرکے کوئی بارہ سو روپیہ کے قریب خرچ آجائے گا جس میں سے چار سو روپیہ سید ناصر شاہ صاحب نے دیدیا ہے۔ الحکم کا ہر خریدار دو دو روپے بھی اس مد میں چندہ دیوے تو یہ رقم بہت جلد پوری ہو سکتی ہے۔

اس امر کا یاد دلانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حجۃ اللہ کے متعلق ہر قسم کا چندہ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے نام آنا چاہیے۔

(۲) حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب بھی خدا کے فضل سے بہت خوش اور تندرست ہیں آپ کی کتاب خلافت راشدہ شائع ہوگئی کتاب کو دیکھکر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کو مشاہدہ کرکے جوش حمد سے آپ سجدہ میں گر پڑے اور بہت دیر تک خدا کے فضل کا ذکر کرتے رہے کہ اس نے اڑھائی سال کے عرصہ میں کسطرح مجھے زندہ رکھا اور اس کتاب کو پورا کیا اور پورا کرنیکی توفیق دی اور مجھے اپنی آنکھوں سے اسکی اشاعت کا دن بھی دکھایا۔

۳۔ حضرت حکیم الامۃ بھی خدا کے فضل سے بہمہ وجوہ تندرست ہیں اور روحانی اور جسمانی مریضوں کے معالجہ میں بدستور مصروف ہیں۔

۴۔ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی امروہہ میں ہیں اور بہت جلد قادیان میں آنیوالے ہیں۔

۵۔ جولائی کے آخری دنوں میں خوب بارش ہوگئی جس سے کسی قدر موسم میں خنکی کا رنگ پیدا ہو چلا تھا مگر اب پھر حبس ہونے لگا

۶۔ بیعت کرنے والوں کے نام کالم بیعت میں درج ہیں۔

۷۔ اس ہفتہ میں سید ناصر شاہ صاحب جموں سے۔ بابو اصغر علی صاحب افریقہ سے آئے ہوئے ایمن آباد سے۔ اور لاہور سے شیخ احمد حسین مصحح رفاہ عام پریس اور امرتسر سے نبی بخش صاحب سوداگر پشمینہ اور سیالکوٹ وغیرہ کئی مقامات سے اور بھی احباب تشریف لائے۔ حافظ محمد صاحب برادر زادہ مولانا مولوی نور الدین صاحب علاقہ جموں سے تشریف لائے چند مہینے تک یہاں قیام کریں گے۔ ایڈیٹر

ابر رحمت

کے اشتہار کی طرف جو اس رسالہ کی نسبت دیا گیا ہے امید ہے کہ احباب توجہ کریں گے۔ ملتجی

۵ اگست ۱۹۰۲ء کی شام کو حضرت اقدس کی طبیعت کسی قدر ناساز تھی اسلیے شام کو آپ تشریف نہ لاسکے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے دوران گفتگو میں فرمایا کہ محی الدین عربی نے لکھا ہے کہ دو کیفیتوں سے میں آگاہ نہیں اور وہ میری سمجھ میں نہیں آتی ہیں اول نبوۃ کی کیفیت اور دوسرے خنزیر کی خصلت کی کیفیت۔ اسی طرح میں کہتا ہوں کہ میری سمجھ میں اس آدمی کی حالت ہرگز نہیں آتی جو محض خدا کے لیے اخلاص سے کوئی کام نہیں کرتا۔ میں اس کیفیت کو سمجھ سکتا ہی نہیں۔ پھر اسی ضمن میں فرمایا کہ قرآن شریف کی غرض و غایت اعبدوا اللہ ہے لیکن قرآن شریف نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ فرمایا اعبدوا اللہ مخلصین له الدین حنفاء

---

۸ اگست کی شام کو حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔ پیر گولڑی کی اس پرفن کارروائی کا ذکر تھا جو اس نے اپنی کتاب سیف چشتیائی کی تالیف میں کی ہے اور جسکا راز انکی اشاعت میں بالکل کھولدیا جاوے گا اور دنیا کو دکھا دیا جاوے گا کہ کیسے کیسے مصنف بھی دنیا میں ہیں۔ اس کے بعد امریکہ کے مشہور مفتری مدعی الیاس ڈوئی کا اخبار پڑھا گیا جو مفتی محمد صادق صاحب ایک عرصہ سے سنایا کرتے ہیں ڈوئی نے اپنے مخالف قوموں بادشاہوں اور سلطنتوں کی نسبت پیشگوئی کی ہے کہ وہ تباہ ہو جائیں گے اسپر حضرت اقدس کی رگ غیرت و حمیت دینی جوش میں آئی اور فرمایا کہ مفتری کذاب اسلام کا خطرناک دشمن ہے بہتر ہے اسکے نام ایک کھلا خط چھاپ کر بھیجا جاوے اور اسکو مقابلہ کے لیے بلایا جاوے اسلام کے سوا دنیا میں کوئی سچا مذہب نہیں ہے اور اسلام ہی کی تائید میں برکات اور نشانات ظاہر ہوتے ہیں میرا یقین ہے کہ اگر یہ مفتری میرا مقابلہ کرے گا تو سخت شکست کھاوے گا۔ اور اب وقت آگیا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے افترا کی اسکو سزا دے

غرض یہ قرار پایا کہ ۱۰ اگست کو حضرت اقدس ایک خط اس مفتری کو لکھیں اور اسے نشان نمائی کے میدان میں آنیکی دعوت کریں یہ خط انگریزی زبان میں ترجمہ ہو کر مختلف اخبارات میں بھی شائع ہوگا اور بھیجا جائیگا۔

نزول المسیح جو آج کل لکھ رہے ہیں اور پیر گولڑوی کی کتاب سیف چشتیائی بھی زیر نظر ہے اسطرف توجہ کرنے سے یہ الہام ہوا **انی انا ربك القدیر لا مبدل لکلماتی۔**

---

۹ اگست کی صبح کو حسب معمول سیر کو نکلے۔ ایڈیٹر الحکم نے عرض کی کہ حضور امسال شکاگو کی طرز پر ایک مذہبی کانفرنس جاپان میں ہونیوالی ہے جسمیں مشرقی دنیا کے مذاہب کے سرکردہ ممبروں کا اجتماع ہوگا اور اپنے اپنے مذہب کی خوبیوں اور تائید پر لیکچر دیے جائیں گے۔ کیا اچھا ہو اگر حضور کیطرف سے اس تقریب پر کوئی مضمون لکھا جاوے اور اسلام کی خوبیاں اس جلسہ میں پیش کیجاویں ہماری جماعت کیطرف سے کوئی صاحب جیسے مولوی محمد علی صاحب ہیں چلے جائیں جاپان کے مصارف بہت ہی نہیں ہیں اور جاپان والوں نے ہندوستانیوں کو دعوۃ کی ہے بلکہ وہ ہندوستان سے جانیوالوں کو اپنا ایجنٹ بھیجنے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں اسپر فرمایا کہ بیشک ہم تو ہر وقت طیار ہیں اگر یہ معلوم ہو جاوے کہ وہ کب ہوگی اور اسکے قواعد کیا ہیں تو ہم اسلام کی خوبیوں اور دوسرے مذاہب کے ساتھ اسکا مقابلہ کرکے دکھا سکتے ہیں اور اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو کہ میدان میں کامیاب ہو سکتا ہے کیونکہ مذہب کے تین جزو ہیں اول خدا شناسی۔ مخلوق کے ساتھ تعلق اور اسکے حقوق اور اپنے نفس کے حقوق۔ جسقدر مذاہب اسوقت موجود ہیں بجز اسلام کے جو ہم پیش کرتے ہیں سب نے بے اعتدالی کی ہوئی ہے لیکن اسلام ہی کامیاب ہوگا۔

ذکر کیا گیا کہ وہاں بدھ مذہب ہے اسکا ذکر بھی اس مضمون میں آجانا چاہیے۔ فرمایا بدھ مذہب دراصل سناتن دھرم ہی کی شاخ ہے بدھ نے جو اول میں اپنی بیوی بچوں کو چھوڑ دیا اور قطع تعلق کر لیا۔ شریعت اسلام نے اسکو جائز نہیں رکھا۔ اسلام کہ خدا کیطرف توجہ کرتی اور مخلوق سے تعلق رکھتی ہیں کوئی ناقص بیان نہیں کیا بدھ نے اول ہی قدم پر غلطی کھائی ہے اور اسمیں دہریت پائی جاتی ہے۔ مجھے اسبات سے کبھی تعجب نہیں ہوتا کہ ایک کو مردہ کیوں کہا تا ہے جسقدر تعجب اسبات سے ہوتا ہے کہ انسان انسان ہو کر پھر اپنی جیسی مخلوق کی پرستش کیوں کرتا ہے اسلیے اسوقت جب خدا نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے تو سب سے اول میرا فرض ہے کہ خدا کی توحید قائم کرنے کیلیے تبلیغ اور اشاعت میں کوشش کروں یہ مضمون لکھا ہو سکتا ہے اور وہاں بھیجا جا سکتا ہے پہلے قواعد آنے چاہییں پھر فرمایا کہ اس مضمون کے پڑھنے کیلیے اگر مولوی عبد الکریم صاحب جائیں تو خوب ہے انکی آواز بڑی بارعب اور زبردست ہے اور وہ انگریزی لکھا ہوا تو بھی خوب پڑھ سکتے ہیں اور ساتھ مولوی محمد علی صاحب بھی ہوں اور ایک اور شخص بھی چاہیے الرفیق ثم الطریق۔

پھر اس سلسلہ کلام میں فرمایا زمانہ میں باوجود استغراق دنیا کے مذہب کیطرف بھی توجہ ہوگئی ہے اور مذہبی چھیڑ چھاڑ کا ایسا سلسلہ جاری ہوگیا ہے کہ پہلے کبھی ایسا موقع نہیں ملا۔

پھر اس ذکر پر کہ انجمن حمایت اسلام کو بعض اخبارات نے توجہ دلائی ہے کہ وہ کوئی آدمی بھیجیں فرمایا ہمارے مخالف اسلام کو کیا پیش کریں گے جبکہ اسلام کی خوبیوں کا خود انکو اعتراف نہیں ہے اول خدا کی توحید اسلام نے بڑے زور سے قائم کی مگر یہ مسیح میں خدائی صفات کو قائم کرتے اور مانتے ہیں تو توحید کہاں رہی پھر برکات اسلام کا فخر ہے مگر یہ لوگ اس سے بھی منکر ہیں اگر پچھلے قصے پیش کریں تو سناتن والے بھی کر سکتے ہیں اسلام تو اس پھل کی طرح ہے جو تازہ بتازہ ہو جسکو کھانے سے لذت اور خوشی محسوس ہوتی ہے مگر اب ان لوگوں نے وہ حالت کر دینی چاہی ہے جیسے ایک سڑا ہوا پھل ہو جسکی عفونت دماغ کو خراب کرے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اسلام کو تازہ ہی رکھا ہے اور اسلیے بجز ہمارے کوئی دوسرا اسکو پیش نہیں کر سکتا آج اسلام کو وہی کامیاب کر سکتا ہے جو بیان کرتے کرتے مسیح کو قبر تک پہونچا دے۔

پھر اسی سلسلہ میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جو براہین میں وعدہ کیا تھا ینصرك الله فی المواطن یعنی اللہ بہت سے میدانوں میں تیری مدد کریگا اب تک جسقدر میدان ہمارے سامنے آئے خدا تعالیٰ نے فتح دی۔

کلماتِ طیبات

حضرت امامِ آخر الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلہ کے لیے دیکھو گذشتہ اشاعت

اپنی شامت اعمال کو نہیں سوچا ان اعمال خیر کو جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے ترک کر دیا اور اُن کے بجائے خود تراشیدہ درود وظائف داخل کر لیے۔ اور چند کافیوں کا حفظ کر لینا کافی سمجھا گیا بُلّھے شاہ کی کافیوں پر وجد میں آجاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کا جہاں وعظ ہو رہا ہو وہاں بہت ہی کم لوگ جمع ہوتے ہیں لیکن جہاں اس قسم کے مجمعے ہوں وہاں ایک گروہ کثیر جمع ہو جاتا ہے۔ نیکیوں کی طرف سے یہ کم رغبتی اور نفسانی اور شہواتی امور کی طرف توجہ صاف ظاہر کرتی ہے کہ لذت روح اور لذت نفس میں ان لوگوں نے کوئی فرق نہیں سمجھا ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ بعض ان رقص و سرود کی مجلسوں میں دانستہ پگڑیاں اُتار لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ میاں صاحب کی مجلس میں بیٹھتے ہی وجد ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی بدعتیں اور اختراعی مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جنہوں نے نماز سے لذت نہیں اُٹھائی اور اس ذوق سے محروم ہیں وہ روح کی تسلی اور اطمینان کی حالت ہی کو نہیں سمجھ سکتے اور نہیں جانتے کہ وہ سرور کیا ہوتا ہے۔ مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو اس قسم کی بدعتیں مسلمان کہلا کر نکالتے ہیں اگر روح کی خوشی اور لذت کا سامان اسی میں تھا تو چاہیے تھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو عارف ترین اور اکمل ترین انسان دنیا میں تھے وہ بھی اس قسم کی کوئی تعلیم دیتے یا اپنے اعمال سے ہی کچھ کر دکھاتے۔ میں ان مخالفوں سے جو بڑے بڑے مشائخ اور گدی نشین اور صاحب سلسلہ ہیں پوچھتا ہوں کہ کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے ورد و وظائف اور چلہ کشیاں اُلٹے سیدھے لٹکنا بھول گئے تھے اگر معرفت اور حقیقت شناسی کا یہی ذریعہ اصل تھے۔ مجھے بہت ہی تعجب آتا ہے کہ ایک طرف قرآن شریف میں یہ پڑھتے ہیں **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی** اور دوسری طرف اپنی ایجادوں اور بدعتوں سے اس تکمیل کو توڑ کر ناقص ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

ایک طرف تو یہ ظالم طبع لوگ مجھ پر افترا کرتے ہیں کہ گویا میں ایسی مستقل نبوت کا دعوی کرتا ہوں جو صاحب شریعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا الگ نبوت ہے مگر دوسری طرف یہ اپنے اعمال کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے کہ جھوٹی نبوت کا دعوی تو خود کر رہے ہیں جب کہ خلاف رسول اور خلاف قرآن ایک نئی شریعت قائم کرتے ہیں۔ اب اگر کسی کے دل میں انصاف اور خدا کا خوف ہے تو کوئی مجھے بتائے کہ کیا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم اور عمل پر کچھ اضافہ یا کم کرتے ہیں؟ جب کہ ہم بھی قرآن شریف کے بموجب ہم تعلیم دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... ہی کو اپنا امام اور حکم مانتے ہیں کیا ارّہ کا ذکر میں نے بتایا ہے اور پاس انفاس اور نفی و اثبات کے ذکر اور کیا کیا اور کیا میں سکھاتا ہوں۔ پھر جھوٹی اور مستقل نبوت کا دعوی تو یہ لوگ خود کرتے ہیں اور الزام مجھے دیتے ہیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہو سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں بن سکتا جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے۔ جب تک ان محدثات سے الگ نہیں ہوتا اور اپنے قول اور فعل سے آپ کو خاتم النبیین نہیں مانتا کچھ نہیں سعدی نے کیا اچھا کہا ہے

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
و لیکن میفزائے بر مصطفےٰ

ہمارا مدعا جس کے لیے خدا تعالےٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابد الآباد کے لیے خدا نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں۔ ان ساری گدیوں کو دیکھ لو اور عملی طور پر مشاہدہ کرو کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوۃ پر ہم ایمان لائے ہیں یا وہ۔

یہ ظلم اور شرارت کی بات ہے کہ ختم نبوۃ سے خدا تعالےٰ کا اتنا ہی منشا قرار دیا جائے کہ منہ سے ہی خاتم النبیین مانو اور کرتوتیں وہی کرو جو تم خود پسند کرو اور اپنی ایک الگ شریعت بنا لو۔ بغدادی نماز۔ معکوس نماز وغیرہ ایجاد کی ہوئی ہیں کیا قرآن شریف یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل میں بھی اس کا کہیں پتہ لگتا ہے۔ اور ایسا ہی یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کہنا اس کا ثبوت بھی کہیں قرآن شریف سے ملتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تو شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وجود بھی نہ تھا پھر یہ کس نے بتایا تھا۔ شرم کرو کیا شریعت اسلام کی پابندی اور التزام اسی کا نام ہے؟ اب خود ہی فیصلہ کرو کہ کیا ان باتوں کو مان کر اور ایسے عمل رکھکر تم اس قابل ہو کہ مجھے الزام دو کہ میں نے خاتم النبیین کی مہر کو توڑا ہے۔ اصل اور سچی بات یہی ہے کہ اگر تم اپنی مساجد میں بدعات کو دخل نہ دیتے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوۃ پر ایمان لا کر آپ کی طرز عمل اور نقش قدم کو اپنا امام بنا کر چلتے تو پھر میرے آنے ہی کی کیا ضرورت ہوتی تمہاری ان بدعتوں

اور نئی نبوتوں نے ہی خدا تعالیٰ کی غیرت کو تحریک دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چادر میں ایک شخص کو مبعوث کرے جو ان جھوٹی نبوتوں کے بُت کو توڑ کر نیست و نابود کرے پس اسی کام کے لیے خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔ مینے سُنا ہے کہ غوث علی پانی پتی کے ہاں شاکت مت کا ایک منتر رکھا ہوا ہے جسکا وظیفہ کیا جاتا ہے اور ان گدی نشینوں کو سجدہ کرنا یا انکی مکانات کا طواف کرنا یہ تو بالکل معمولی اور عام باتیں ہیں۔

غرض اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو اس لیے قائم کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ اور عزت کو دوبارہ قائم کریں۔ ایک شخص جو کسی کا عاشق کہلاتا ہے اگر اس جیسے ہزاروں اور بھی ہوں تو اس کے عشق و محبت کی خصوصیت کیا رہی؟ تو پھر اگر یہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں فنا ہیں جیسا کہ یہ دعویٰ کرتے ہیں تو یہ کیا بات ہے کہ ہزاروں قبروں اور مزاروں کی پرستش کرتے ہیں مدینہ طیبہ تو جاتے نہیں مگر اجمیر اور دوسری خانقاہوں پر ننگے سر اور ننگے پاؤں جاتے ہیں پاک پٹن کی کھڑکی میں سے گذر جانا ہی نجات کے لیے کافی سمجھتے ہیں کسی نے کوئی جھنڈا کھڑا کر رکھا ہے کسی نے کوئی اور صورت اختیار کر رکھی ہے ان لوگوں کے عرسوں اور میلوں کو دیکھکر ایک سچے مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے کہ یہ انھوں نے کیا بنا رکھا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کو اسلام کی غیرت نہ ہوتی اور ان الدین عند اللہ الاسلام خدا کا کلام نہ ہوتا اور اُس نے نہ فرمایا ہوتا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون تو بیشک آج وہ حالت اسلام کی ہو گئی تھی کہ اسکے مٹنے میں کوئی بھی شبہ نہیں ہو سکتا تھا مگر اللہ تعالےٰ کی غیرت نے جوش مارا اور اس کی رحمت اور وعدہ حفاظت نے تقاضا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کو پھر نازل کرے اور اس زمانہ میں آپ کی نبوۃ کو نئے سرے سے زندہ کر کے دکھاوے چنانچہ اُس نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور مجھے مامور اور مہدی بنا کر بھیجا۔ آج دو قسم کے شرک پیدا ہو گئے ہیں جنھوں نے اسلام کو نابود کرنے کی بیحد سعی کی ہے اور اگر خدا تعالےٰ کا فضل شامل نہ ہوتا تو قریب تھا کہ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ اور پسندیدہ دین کا نام و نشان مٹ جاتا۔ مگر چونکہ اس نے وعدہ کیا ہوا تھا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون یہ وعدہ حفاظت چاہتا تھا کہ جب غارت گری کا موقع ہو تو وہ خبر لے۔ چوکیدار کا کام ہے کہ وہ نقب دینے والوں کو پوچھتے ہیں اور دوسرے جرائم والوں کو دیکھکر اپنے منصبی فرائض عمل میں لاتے ہیں اسی طرح پر آج چونکہ فتن جمع ہو گئے تھے اور اسلام کے قلعہ پر ہر قسم کے مخالف ہتھیار باندھ کر حملہ کرنے کو طیار ہو گئے تھے اس لیے خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ منہاج نبوۃ قائم کرے یہ مواد اسلام کی مخالفت کے در اصل ایک عرصہ دراز سے پک رہے تھے اور آخر اب پھوٹ نکلے جیسے ابتدا میں نطفہ ہوتا ہے اور پھر ایک عرصہ مقررہ کے بعد بچہ بنکر نکلتا ہے۔ اسی طرح پر اسلام کی مخالفت کے بچہ کا خروج ہو چکا ہے اور اب وہ بالغ ہو کر پورے جوش اور قوت میں ہے۔ اس لیے اسکو تباہ کرنے کے لیے خدا تعالیٰ نے آسمان سے ایک حربہ نازل کیا اور اس مکروہ شرک کو جو اندرونی اور بیرونی طور پر پیدا ہو گیا تھا دور کرنے کے لیے اور پھر خدا تعالیٰ کی توحید اور جلال قائم کرنیکے واسطے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے یہ سلسلہ خدا کیطرف سے ہے اور میں بڑے دعویٰ اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ بیشک یہ خدا کی طرف سے ہے اُس نے اپنے ہاتھ سے اسکو قائم کیا ہے جیسا کہ اُس نے اپنی تائیدوں اور نصرتوں سے جو اس سلسلہ کے لیے اُسنے ظاہر کی ہیں دکھایا ہے۔

عادۃ اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب بگاڑ حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اصلاح کے لیے کسیکو پیدا کر دیتا ہے۔ ظاہر نشان تو اس کے صاف ہیں کہ صدی سے ۱۹ برس* گذر گئے اب دانشمند کے لیے غور کا مقام ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھ گیا ہے اور اللہ تعالےٰ کا ہر صدی کے سر پر مجدد کے مبعوث کرنے کا وعدہ الگ ہے اور قرآن شریف اور اسلام کی حفاظت اور نصرت کا وعدہ الگ زمانہ بھی حضرت کے بعد مسیح کی آمد کے زمانہ سے پوری مشابہت رکھتا ہے جو نشانات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس موعود کے آنے کے مقرر کیے ہیں وہ پورے ہو چکے ہیں تو پھر کیا اب تک بھی کوئی مصلح آسمان سے نہیں آیا؟ آیا اور ضرور آیا اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق عین وقت پر آیا مگر اسکی شناخت کرنیکے لیے ایمان کی آنکھ کی ضرورت ہے۔ باقی آئندہ

---

* اور اب تو بیسواں سال بھی شروع ہو گیا۔ (ایڈیٹر)

ڈائری کا اقتباس

انبیاء کی بعثت کی اصل غرض

انبیا کی بعثت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ پر ایسا ایمان پیدا کریں جو اعمال صالحہ کی قوت عطا کرتا ہے اور گناہ سوز فطرت پیدا کرتا ہے کیونکہ اعمال صالحہ کبھی نہیں ہو سکتے ہیں جب تک اللہ تعالےٰ پر سچا ایمان اور معرفت پیدا نہ ہو۔ ہر ایک عمل معرفت صحیح اور عرفان کامل کے بعد اعمال صالحہ کی مد میں آتا ہے لوگ جو کچھ اعمال صالحہ کرتے ہیں یا صدقات و خیرات کرتے ہیں یہ رسم اور عادت کے طور پر کرتے ہیں اس معرفت کا نتیجہ نہیں ہوتے جو ایمان علے اللہ کے بعد پیدا ہوتی ہے چونکہ دنیا کی نیکیاں اور بظاہر اعمال صالحہ رسم اور عادت کے طور پر ہوتے ہیں اور دنیا خدا شناسی اور خدا رسی کے مقاموں سے دور ہوتی ہے اس لیے اللہ تعالےٰ انبیا علیہم السلام کو مبعوث فرماتا ہے جو آکر دنیا کو خدا تعالےٰ پر ایمان لانے کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں۔ باقی تمام امور اسی ایمان کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس لیے اصل غرض انبیا کے بعثت کی یہی ہوتی ہے کہ وہ انسان کو اس کی زندگی کے اصل منشاء عبودیت تامہ سے آگاہ کریں اور خدا تعالےٰ پر عرفان بخش ایمان لانے کی تعلیم دیں۔

کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

انبیا علیہم السلام تھوڑے سے ہوتے ہیں اور اپنے اپنے وقت پر آیا کرتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالےٰ نے تمام دنیا کو رسم اور عادت سے نجات دینے اور سچا اخلاص اور ایمان حاصل کرنے کی یہ راہ بتائی ہے کہ کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یہ سچی بات ہے اسکو کبھی بھولنا نہیں چاہیئے کہ جس نے نبی کی اطاعت کی اُسنے اللہ تعالےٰ کی عبادت کا حق ادا کر دیا۔ رسم اور عادت کی غلامی سے انسان اسی وقت نکل سکتا ہے جب وہ عرصہ دراز تک صادقوں کی صحبت اختیار کرے اور ان کے نقش قدم پر چلے۔

مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ

یہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ حقیقت یہی ہے کہ جو شخص دنیا کے لیے نفع رساں ہو اس کی عمر دراز کی جاتی ہے۔ اس پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر چھوٹی تھی۔ یہ اعتراض صحیح نہیں ہے اول اس لیے کہ انسانی زندگی کا اصل منشا اور مقصد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حاصل کر لیا آپ دنیا میں اس وقت آئے جبکہ دنیا کی حالت بالطبع مصلح کو چاہتی تھی اور پھر آپ اس وقت اٹھے جب پوری کامیابی اپنی رسالت میں حاصل کر لی۔ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کی صدا کسی دوسرے آدمی کو نہیں آئی اور اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا۔ پوری کامیابی کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اب جس حال میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پورے طور پر کامیاب ہو کر اٹھے پھر یہ کہنا کہ آپ کی عمر تھوڑی تھی سخت غلطی ہے۔ اسکے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوض ابدی ہیں اور ہر زمانہ میں آپ کے فیوض کا دروازہ کھلا ہوا ہے اس لیے آپ کو زندہ نبی کہا جاتا ہے۔ اور حقیقی حیات آپکو حاصل ہے۔ طول عمر کا مقصود تھا وہ حاصل ہو گیا۔ اور اس آئینہ کے موافق آپ ابدالآباد کے لیے زندہ رہے

مسیح کی وفات کے دو گواہ

مسیح علیہ السلام کی وفات پر دو زبردست گواہیاں علاوہ اور گواہوں کی شہادت کے موجود ہیں جن کا انکار ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اول خدا تعالیٰ کی شہادت جسنے يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ فرمایا ہے اور پھر دوسری شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت کی ہے آپ نے یحییٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت مسیح کو دیکھا۔ اب ان دو گواہوں کے خلاف یہ کہنا کہ وہ زندہ ہے کہانتک صحیح ہو سکتا ہے۔؟

رجوع کا لفظ صعود کے بعد ہوتا ہے پھر جو لوگ مسیح کے مع وجود عنصری آسمان پر چڑھنے کو ثابت کرتے ہیں انکا فرض ہے کہ وہ مسیح کا رجوع ثابت کریں کیونکہ نزول کے لیے صعود لازم نہیں ہے

حدیث میں آیا ہے کہ صوم و صلوۃ سے درجہ نہیں ملتا بلکہ اس بات سے جو انسان کے دل میں ہے یعنی صدق و وفا۔ خدا یہی چاہتا ہے کہ عمل صالحہ ہو اور اس کا اخفا ہو ریاکاری نہ ہو۔

صدق بڑی چیز ہے اس کے بغیر عمل صالحہ کی تکمیل نہیں ہوتی۔ خدا تعالےٰ اپنی سنۃ نہیں چھوڑتا اور انسان اپنا طریق نہیں چھوڑنا چاہتا اس لیے فرمایا ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا خدا تعالےٰ میں ہو کر جو مجاہدہ کرتا ہے اسپر اللہ تعالےٰ اپنی راہیں کھول دیتا ہے

بت پرست بھی وجودیوں کی
طرح اپنے بتوں کو مظاہر ہی مانتے ہیں
قرآن شریف اس مذہب کی تردید کرتا ہے
وہ شروع ہی میں یہ کہتا ہے الحمد للہ
رب العلمین۔ اگر مخلوق اور خالق میں
کوئی امتیاز نہیں بلکہ دونوں برابر اور ایک
ہیں تو رب العالمین نہ کہتا۔ اب عالم تو
خدا تعالے میں داخل نہیں ہے کیونکہ عالم
کے معنے ہیں مَا یُعْلَمُ بِهٖ اور خدا تعالے
کے لیے ہے لا یدرکہ الابصار
موجودات کو جو وہ عین اللہ کہتے
ہیں یہ بالکل غلط ہے قرآن شریف نے
عین اور غیر کی کوئی بحث نہیں کی محی الدین
ابن عربی سے جو منسوب کرتے ہیں کہ انہوں نے
لکھا ہے کہ الحمد للہ الذی خلق
الاشیاء وھو عینھا یہ بات صحیح
نہیں ہے خدا تعالے فرماتا ہے لا تقف
ما لیس لک بہ علم جب انسان کو کچھ
بھی خبر نہیں پھر بتاؤ کہ اعیب کہاں ہی
یہ تو بچی بات ہے کہ صفات کسی چیز کے
اس سے الگ نہیں ہوتے خواہ وہ
کہیں چلی جاوے پانی کو خواہ لندن لیجاؤ
آخر وہ پانی رہے گا جب انسان خدا ہو
تو اس کی صفات اس سے کیوں الگ
ہونے لگی خواہ کسی حالت میں ہو۔

استحالہ کے ساتھ اُس کے صفات
معدوم ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک چیز کا بقا
تو اُس کے صفات ہی کے ساتھ ہے۔ اگر
ایک پھول کے صفات اُسکے ساتھ نہیں تو
وہ پھول کیونکر ہو سکتا ہے پس اگر انسان
خدا ہے تو پھر اسکی خدائی کے صفات اسکے
ساتھ ہونے ضروری ہیں اگر صفات نہیں ہیں
تو پھر ناداتی سے اسے خدا بنایا جاتا ہے
انسان کیسی کیسی مصیبتوں اور مشکلات میں گرفتار
ہوتا ہے کہ ٹکریں مارتا پھرتا ہے اور ایسا سرگردان
ہوتا ہے کہ کچھ پتہ نہیں لگتا ہزاروں آرزوئیں
اور تمنائیں ایسی ہوتی ہیں کہ پوری ہوتی نہیں
آتیں کیا خدا تعالیٰ کے ارادے بھی اس قسم کے ہوتے
ہیں کہ پورے نہ ہوں اسکی شان تو یہ ہے اِنّما
اَمرُہٗ اِذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
وہ جو انسان کو اپنے ارادوں میں نامراد کرتا
ہے وہ کوئی الگ اور طاقتور ہستی ہے
اگر دونوں ایک ہوتے تو یہ نامرادی نہ پہنچنے
پاتی۔ یہ باتیں قرآن شریف کی تعلیم کے صریح
خلاف ہیں اور خدا تعالے کے حضور خطرناک
گستاخی کی باتیں ہیں اس قسم کے اعتراض کرنا
کہ پھر دنیا کیا ہستی بتائی بے ادبی ہے جب خدا
تعالیٰ کو قادر مان لیا پھر ایسے اعتراض کیونکر
کیے جاویں آریہ بھی اس قسم کے اعتراض کیا
کرتے ہیں وہ خدا تعالے کو اپنی قوت اور
طاقت کے پیمانے سے ناپنا چاہتے ہیں۔

پھر دیکھو وجودیوں کے بڑے بڑے
صوفی مرے ہیں اور مرتے ہیں اگر وہ خدا تھے
تو انکو تو اسوقت خدائی کا کرشمہ دکھانا چاہیے
تھا نہ یہ کہ عاجز انسان کی طرح تڑپ کر جان دیدیتے
یاد رکھو انسان کی سعادت یہی ہے کہ وہ خدا
تعالے کے کاموں میں اپنا دخل نہ دے۔ بلکہ
اپنی عبودیت کا اعتراف کرے ہمارا تو یہ
ایمان اور مذہب ہے کہ ایک فوق الفوق
قادر ہستی ہے جو ہم پر کام کرتی ہے جدھر
چاہتی ہے لیجاتی ہے وہ خالق ہے ہم مخلوق
ہیں وہ حی قیوم ہے اور ہم ایک عاجز مخلوق
قرآن شریف میں جو حضرت سلیمان اور بلقیس
کا ذکر ہے کہ اس نے پانی کو دیکھکر اپنی
پنڈلی سے کپڑا اٹھایا اسمیں بھی یہی تعلیم
ہے جو حضرت سلیمان نے اس عورت کو
دی تھی وہ دراصل آفتاب پرستی کرتی تھی
اسکو اسطریق سے انھوں نے سمجھایا کہ
جیسے یہ پانی شیشے کے اندر چل رہا ہے در
اصل اوپر شیشہ ہی ہے اسیطرح آفتاب کو
روشنی اور ضیا بخشنے والی ایک اور زبردست
طاقت ہے۔

اور یہ اعتراض جو کیا جاتا ہے کہ قرآن شریف تفرقہ
اُٹھانے آیا تھا اسکو وجودیوں نے سمجھا نہیں
قرآن شریف ایک اتحاد عام مسلمانوں میں
قائم کرتا ہے نہ یہ کہ خالق اور مخلوق کو متحد
فی الذات کرے۔ نظائر کے بغیر تو کچھ سمجھ
میں نہیں آتا۔ پس ایسی کوئی مثال وجودیوں کو
پیش کرنی چاہیے۔ جس سے معلوم ہو جاوے
کہ خالق اور مخلوق ایک ہی ہیں۔ انسان
گناہ سے محبت کرتا ہے پھر وہ عین خدا
کیونکر ہو سکتا ہے۔ وجودی کہتے ہیں کہ
تمنے غیریت سے شریک بنا لیا۔ ہم کہتے
ہیں یہ غلط ہے۔ ہم تو مخلوق مانتے ہیں کوئی
الگ خدا تو تجویز نہیں کرتے اور پھر مخلوق
بھی ایسی مانتے ہیں جس پر سارا ہی تصرف
خدا تعالے کا ہے کیونکہ وہ حی و قیوم خدا
ہے جس کے سہارے سے زندگی قائم ہے
خدا تعالے اس قسم کا حی و قیوم نہیں ہے کہ
جیسے معمار کی عمارت کو ضرورت نہیں ہوتی
کہ معمار اس کے ساتھ زندہ رہے یعنی اگر
معمار مرجاوے تو عمارت کو اس کے مرنے
سے کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ مخلوق کسی
صورت میں اس کے سہارے سے الگ ہو ہی
نہیں سکتی بلکہ اور مخلوق کی زندگی اور قیام
کا اصلی ذریعہ وہی ہے۔ ہم عین غیر کی بحث
میں ہرگز نہیں پڑتے قرآن شریف نے
ان اصطلاحوں کو کبھی بیان نہیں کیا جو
تعلقات خالق اور مخلوقات کے اسنے
بیان کیے ہیں ان سے باہر جانا گستاخی
اور بے ادبی ہے۔

شیخ محی الدین سے پہلے اس وحدۃ وجود کا
نام و نشان نہ تھا ہاں وحدۃ شہودی تھی
یعنی خدا تعالیٰ کے مشاہدہ میں اپنے آپکو فانی
سمجھنا۔ وحدۃ شہودی میں من تو شدم تو
من شدی استیلائے محبت کا تقاضا تھا
وجودیوں نے اس سے تجاوز کر کے وہ کام
کیا جو ڈاکٹر اور فلاسفر کرتے ہیں کہ وہ خدائی
کے حصہ دار بنتے ہیں۔ اور دیکھا گیا ہے
کہ یہ وحدۃ وجود والے عموماً اباحتی ہوتے ہیں
اور نماز و روزہ کی ہرگز پروا نہیں کرتے نہایت
کنجروں (کنچنیوں) کے ساتھ بھی تعلقات
رکھتے ہیں۔ انکو کوئی پرہیز اور عذر نہیں ہوتا
شہود کی حقیقت تو یہی ہے کہ جیسے لوہے کو
آگ میں ڈالا جاوے اور وہ اسقدر گرم ہو جاوے
کہ سُرخ آگ کی طرح ہو جاوے اسوقت اگرچہ
آگ کے خواص اسمیں پائے جاتے ہیں تاہم وہ
آگ نہیں کہلا سکتا۔ اسیطرح جس شخص کو خدا
تعالیٰ سے تعلقات قوی اور شدید ہوتے ہیں

دار الامان کی ایک شام

یکم اگست سنہ ۱۹۰۲ء

بعد نماز مغرب حضرۃ مسیح موعود حسب معمول تشریف فرما ہوئے سید ناصر شاہ صاحب جو کہ جموں سے تشریف لائے تھے اور کئی سال بعد آئے تھے وہ پاؤں دبانے لگے آپ نے فرمایا کہ "آپ بیٹھ جائیے" سید صاحب جوش ارادۃ اور حسن عقیدت کی وجہ سے چاہتے تھے کہ دیر تک قدم مبارک کو دباتے رہیں۔ آپ نے پھر کمال لطف اور پیار سے فرمایا کہ "آپ بیٹھ جائیں" الامر فوق الادب یہ سنکر سید صاحب اور پرے فرشتین پر بیٹھ گئے

جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے استفسار کیا کہ آج جناب نے کیا لکھا ہے۔ مولانا ممدوح کی غرض اس قسم کے استفسار سے محض ایک تحریک کرنا ہوتی ہے کہ حضرۃ امام کچھ بطور خلاصہ بیان فرما دیں؛

"فرمایا آج تو مین پچھلا مسودہ دیکھتا رہا کیونکہ کاتب لکھ رہا ہے"

اس پر مولوی عبد الکریم صاحب نے پھر قصیدوں کی بابت دریافت کیا جو حضرۃ حجۃ اللہ اس کتاب کے ساتھ منضم فرما دینگے فرمایا وہ آخر مین لگائے جائینگے۔ نثر مین اس کے تداخل کی ضرورۃ نہیں اس لئے بعد ہی مین ان کو پورا کرونگا"

فرمایا فیصلہ بہت ہی آسان تھا اگر یہ لوگ فیصلہ کرنیوالے ہوتے۔ اب ان کو کیا معلوم ہے کہ جب مین عربی لکھتا ہون تو کس طرح افواج کی طرح الفاظ اور فقرے سامنے کھڑے ہوتے ہین ہان ان کو پتہ لگجاتا اگر یہ مقابلہ کرتے اور کچھ لکھنے کے لئے قلم اٹھاتے۔ یہ جو سرقہ کا بیہودہ الزام لگاتے ہین ہماری طرف سے ان کو اجازۃ ہے کہ ساری دنیا کی کتابون سے سرقہ کرلین مگر جب علمی مضمون کو ادا ہی نہین کر سکتے اور معارف سے آگاہ ہی نہین تو نرے الفاظ اور جملون کے سرقہ سے کیا ہوگا۔ الفاظ کو معانی کے تابع علمی نگینہ کسی مضمون کو یہ لوگ ہرگز لکھ ہی نہین سکتے تو وہی مثال ہے کہ ایک شخص معمار ہو اور اینٹین چرا کر جمع کرے محض اینٹین چرانے سے تو عمارۃ طیار نہیں ہو سکتی۔ سرقہ کا الزام تو حریری پر بھی لگایا گیا یہ لوگ الفاظ کا تتبع کرتے ہین مضمون کا نہین کر سکتے چنانچہ حریری کی بابت بھی مشہور ہے کہ جب اسے ایک املا لکھنے کیلئے کہا گیا تو نہ لکھ سکا۔ یہ قرآن شریف ہی کا معجزہ ہے کہ عبارت بھی فصیح بلیغ ایسی ہے کہ اس کی نظیر نہین ملسکتی اور مضامین بھی عالی اور علمی ہین؛"

اس پر مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے عرض کی کہ حضور ایکبار میرے دل مین آیا کہ مین کوشش کر کے مقامات حریری کی طرح مسجع عبارت مین فرضی قصے لکھ سکتا ہون؟ آخر یہ بات کھل گئی کہ الفاظ اپنے اغراض کے ماتحت کر کے افسانے لکھ لینے آسان ہین مگر حقایق و معارف اور واقعات فصیح بلیغ عبارت مین۔ فرمایا یہی تو معجزہ قرآن شریف کا ہے"

پھر اسی سلسلہ کلام مین فرمایا کہ فیصلہ کی کیسی آسان راہ تھی یہ جو مشہور کرتے ہین کہ گولڑوی کے مقابلے میں لاہور نہ آئے۔ ہم نے کہا تھا کہ تفاول کے طور پر قرآن کہین سے کھول کر اس کی تفسیر بالمقابل لکھنی چاہیے اسکا جواب افسوس گولڑوی نے یہ دیا کہ پہلے عقاید پر تقریر کر کے مولوی محمد حسین کا فیصلہ مان لو۔ اگر وہ کہدے کہ یہ عقیدہ غلط ہے تو معاً میرے ہاتھ پر بیعت کرلو پھر تفسیر لکھلو۔ اب بتاؤ یہ کیا فیصلہ ہوا اس پر کہتے ہین کہ لاہور نہین آئے؛"

حضرت حکیم الامتہ نے سید علی حایری لاہوری شیعہ کے رسالہ کا ذکر کیا کہ اس مین حضرت امام حسین کی فضیلت پر بحث کرتے ہوئے۔ . . لکھا ہے کہ بارہ امام نور الٰہی سے پیدا ہوئے تھے جسکا ظاہری ثبوت یہی ہے کہ ان کا سایہ نہ تھا (ایڈیٹر واہ حضرت شریعتمدار صاحب کیا خوب ثبوت دیا (دعوی اور دلیل مین غالباً آپ اچھی طرح امتیاز کر سکتے ہین) پس جبکہ وہ نور الٰہی سے بنے تھے تو پھر انپر کیونکر فضیلت کیسی! اور پھر لکھا ہے کہ قرآن شریف کی چودہ منزلین ہین یہ تقسیم اپنے طور پر کی ہے کہ لوح محفوظ پر آیا پھر جبرائیل کے پاس علی ہذا القیاس (اس پر حضرۃ حجۃ اللہ نے فرمایا کہ کیا چودھوین منزل یہ نہین لکھی کہ آخر حضرۃ عثمان کے پاس بحرف مبدلہ آگیا چودھوین منزل تو ان کے اعتقاد کے موافق یہی ہوگی نہ)

اور مدینہ منورہ سے کربلا ۱۴ منزل ہین۔ غرض اس قسم کے لغویات اس مین بھرے ہین اور ایک جگہ باپ کی کتاب ہی ثبوت کیلئے کافی قرار دیدی ہے (ایڈیٹر بر این خیال کہ پسر نتواند پدر تمام کند یا صحیح الفاظ مین یون سمجھیے خواجہ کا گواہ مینڈک)

اور ایک مقام پر لکھا ہے کہ غایت المقصود پڑھکر اتنے ہزار مرزائی مومن ہوگئے اس پر مفتی محمد صادق صاحب نے عرض کی کہ گولڑوی کہتا ہے کہ میری کتاب پڑھکر اتنے ہزار نے توبہ کی۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایکطرف تو تعداد کم بتاتے ہین اور پھر ہزارون نکل کر ان مین بھی شامل ہوجاتے ہین اور ختم نہین ہوتے"

حضرت حجۃ اللہ نے ہنسکر فرمایا یہ عجیب حساب ہے جو سمجھ مین نہین آتا کہ اس کا کیا نام رکھا جاوے اربعہ ہے یا کیا کہ جسقدر کم ہوتے جاوین وہ بڑھتے جاوین"

حضرت اقدس نے ضمناً ایڈیٹر الحکم سے خطاب کر کے اشاعۃ السنہ کے متعلق دریافت فرمایا کہ ابھی شائع ہوا یا نہین۔ عرض کی گئی کہ اشتہار اشاعت کے بعد کچھ معلوم نہیں ہوا اسی کے ضمن مین دہلی کے ایک پنجابی کتاب والے اخبار کا ذکر ایڈیٹر نے کیا کہ اس مین ایک نوٹ لکھکر گویا مختلف مقامات کی دھمکی دی ہے"

پھر ماسٹر عبد الرحمن صاحب نے ایک لڑکے کا خواب بتلایا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہر شخص کی خواب اس کی ہمت اور استعداد کے موافق ہوتی ہے۔ معبرین نے یہی لکھا ہے ضمناً میاں جان محمد صاحب مرحوم امام مسجد قادیان کی ایک رویا کا تذکرہ فرمایا۔ پھر فرمایا خدا تعالیٰ کا فیضان ظرف اور استعداد کے موافق ہوتا ہے خدا تو ایک ہی ہے۔ لیکن جیسے روشنی صاف اور روشن چیز پر جیسے شیشہ ہے بہت صفائی سے پڑتی ہے اسی طرح پر خدا تعالیٰ کے فیضان